هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

Qadian

فاروق
قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] سہ ماہی [illegible]
[illegible]

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۱

دارالامان کی خبریں

(۱) سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طبیعت بعد اختتام جلسہ ناساز ہوگئی۔ حضور کو نزلہ کھانسی سے تکلیف رہی۔ ۷ جنوری کو بفضل الٰہی پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت اور ترقی عمر کے لئے بالالتزام ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ دردسر۔ کھانسی۔ نزلہ کی تکلیف ہے۔ ناظرین سیدۃ النساء کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے بہت دعا کریں۔

(۳) مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بعد جلسہ بہت بیمار ہوگئے تھے۔ اب خدا کے فضل سے روبصحت ہیں شیخصاحب کی صحت کے لئے بھی خاص طور پر دعا کی جائے۔

(۴) یہ خبر نہایت ہی قلق و الم سے لکھی جاتی ہے۔ کہ میاں محمد سعید صاحب سعدی خلف میاں چراغ الدین صاحب مرحوم رئیس لاہور ۳ جنوری ۳۹ء کو انتقال کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ اور خلافت ثانیہ میں پیغامی اختلاف کے وقت سلسلہ اور خلافت حقہ احمدیہ کی بے مثل خدمات انجام دی تھیں۔ ہر جگہ کے دوست ان کا جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت کرکے ثواب حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کا کفیل ہو۔ اور صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

موجودہ خریداران فاروق کی خدمت میں التماسات گذارشیں

نہایت ضروری پہلی گذارش

الحمد للّٰہ کہ فاروق اپنی زندگی کے چوبیسویں سال میں جو عین شباب کا زمانہ ہے۔ بفضلہ تعالیٰ پہنچ گیا ہے۔ یہ عمر سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ بنصرہٖ کی خاص توجہ اور دعا سے اسکو حاصل ہو رہی ہے۔ جیسے فاروق تمام گذشتہ زمانے سے بڑھ چڑھ کر خدمت سلسلہ و قوم و اسلام کرنے کے لئے دلی امنگ اور جوش رکھتا ہے۔ جو انشاء اللّٰہ حضور کی توجہ اور احباب کی حوصلہ افزائی سے نمایاں طور پر ظاہر ہو جائے گا۔

چونکہ فاروق اپنی طاقت کے مطابق حسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ بنصرہٖ تحریک جدید کا اخبار بن کر تحریک جدید کی خدمت کے لئے دل و جان سے آمادہ ہے۔ اسلئے احباب کو اسکی توسیع اشاعت کے لئے سرتوڑ کوشش کرنی چاہیئے۔ امسال اس کا چندہ سالانہ گذشتہ سال کے چندہ سے جو کہ پانچ روپیہ تھا۔ صرف تین روپیہ اسی لئے کر دیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک حیثیت کا خواندہ احمدی اس کو خرید کر مرکز کے ان تمام حالات سے جن کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ ہفتہ وار اطلاع پاتا رہے۔ اور حضور کے خطبہ جمعہ اور دیگر اہم ارشادات سے واقف ہوتا رہے۔ تبلیغی مشنوں اور نظارتوں کے اعلانات اور مخالفین سلسلہ کے اعتراضوں کے جوابات اور دنیا کی عام چیدہ خبروں کا علم حاصل کرتا رہے۔ حضور ایدہ اللّٰہ کا وہ ارشاد جو ۲۷ دسمبر ۳۸ء کے جلسہ سالانہ پر فاروق کے متعلق حضور نے فرمایا۔ آپ نے بھی اگر جلسہ پر تشریف لائے ہوں گے۔ تو سن لیا ہوگا۔ کہ حضور کا ارادہ ہے۔ فاروق کو تحریک جدید کا آرگن بنایا جائے۔ اور اسکا چندہ تین روپیہ سے بھی کم ڈھائی روپیہ کر دیا جاوے۔ اور اس کے صفحات بھی بڑھائے جاویں۔ لہذا حضور کی اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آپ کا فرض ہے۔ کہ فاروق کی خریداری بڑھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ خود بھی اخبار خریدیں۔ اور دوسرے دوستوں کو تحریک کر کے فاروق کا خریدار بنائیں۔ تاکہ اسکی اشاعت کم از کم دو ہزار ہو جائے۔ تو پھر انشاء اللّٰہ اس کا چندہ تین روپیہ سے بھی کم کر کے ڈھائی روپیہ ہو جائے گا۔ اور صفحات بھی بجائے ۱۲ کے جو اس وقت ہیں ۱۶ کر دیئے جائیں گے۔ یا جیسا جیسا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا منشاء ہوگا۔ اس کے مطابق صفحات ہو سکتے ہیں اب بتاؤ۔ کہ سلسلہ احمدیہ کا کونسا ایسا اخبار ہے۔ جو خطبہ جمعہ بھی اور نظارتوں کے اعلانات بھی اور مرکز کے اہم واقعات اور تبلیغی مشنوں کے حالات اور بیعت کنندگان کے نام اور تحریک جدید کا ہر ایک پروگرام اور دنیا جہان کی چیدہ خبریں صرف تین روپیہ سالانہ میں آپ کو ہفتہ وار پیش کرتا رہے؟ کیا یہ سودا مہنگا ہے؟ اس سے زیادہ سستا اخبار آپ کو نہیں مل سکتا۔ اس وقت اسکی تعداد خریداری ۳۳۳ ہو گئی ہے۔ اور آپ نے اسکو پہلے ہزار تک پھر دو ہزار تک پہنچانا ہے۔ جس کے بعد آپ اپنے قومی فرض سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ پس اٹھو اور کمر باندھ کر فاروق کے لئے خریدار بناؤ۔ اور اجرِ عظیم پاؤ۔ مگر یہ خیال رہے۔ کہ فاروق کا چندہ سالانہ تین روپیہ ہے۔ لیکن جو دوست چھ ماہ کے واسطے خریدار ہوں۔ ان سے ایک روپیہ بارہ آنہ اور جو تین ماہ کے واسطے خریدنا چاہیں۔ ان سے ایک روپیہ سہ ماہی کا چندہ لیا جائے گا۔ جو ہر حالت میں پیشگی ادا کرنا ہوگا۔ بغیر وصولی چندہ اخبار جاری نہیں کیا جائیگا۔ خواہ اب بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا اپنی جماعت کے ماہواری چندہ کے ساتھ بیت المال میں ارسال کریں۔ یا پھر وی۔ پی کے ذریعہ ادا کریں۔ وی۔ پی پر پانچ آنے زائد خرچ ہوں گے۔ خواہ سالانہ چندہ کا وی۔ پی ہو۔ یا ششماہی کا یا سہ ماہی کا۔ وی۔ پی کا خرچ ہر ایک پر پانچ آنہ زائد ہوگا۔ امید ہے۔ کہ آپ میری اس نہایت ضروری گذارش کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ جو دوست فاروق کے لئے خریدار پیدا کریں گے۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ فاروق میں شائع ہوتے رہیں گے۔ نوٹ:۔ جو دوست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہ ماہی یا ششماہی کا چندہ ٹکٹ ڈاک خرید کر ٹکٹوں کے ذریعہ بھیجتے ہیں۔ ان کو یہ خیال رہے کہ ڈاک کے ٹکٹ صرف ایک ایک پیسہ والے یا ایک ایک آنہ والے خرید کر بھیجا کریں۔ اس سے زیادہ قیمت کے ٹکٹ کام نہیں آتے۔ درخواست خریداری اور چندہ ذیل کے پتہ پر آنا چاہیئے۔
منیجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

دوسری گذارش

جو صاحب دولت و ثروت و وسعت احباب فاروق کو اپنے لئے خریدنا ضروری نہ خیال کریں۔ اسلئے کہ ان کے نام روزانہ "الفضل" جاری ہے۔ تو ایسے دوست بحساب تین روپیہ فی اخبار عطا فرما کر دفتر کو اجازت دیں۔ کہ ان کی طرف سے جتنا چندہ وہ دیں۔ ایک یا دو یا چار غیر احمدیوں یا غریب احمدیوں کے نام سال بھر کے واسطے فاروق جاری کر دیا جائے۔ جس کا ثواب ان کو دوگنا ملے گا۔ ایک تو فاروق کی امداد کا۔ دوسرا غریب احمدیوں کو اخبار پہنچانے کا۔ یا غیر احمدیوں کو تبلیغ کرنے کا۔

تیسری گذارش

اس وقت ۵۲ لائبریریوں کا پتہ ملا ہے۔ جہاں احمدی سلسلہ کا کوئی اخبار نہیں جاتا۔ اگر ۵۲ صاحبدل حضرات جن کو خدا نے توفیق بخشی ہے تین تین روپیہ کے حساب سے ۵۲ پرچوں کا چندہ سالانہ عطا کر دیں۔ تو ان تمام لائبریریوں کے نام فاروق جاری کر دیا جائے۔ جہاں عام لوگ سلسلہ احمدیہ کے حالات سے واقف ہو سکتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ ان میں سے سعید روحیں اس طرف رخ کر لیں۔ یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ اور تبلیغ کا اجرِ عظیم۔

چوتھی گذارش

جو دوست فاروق کے سابقہ خریدار ہیں۔ ان میں سے اگر خدانخواستہ کوئی دوست فاروق خریدنا نہ چاہیں۔ وہ یا تو اپنی جگہ ایک خریدار عطا فرما کر اسامی پُر کر دیں۔ اور اگر ایسا بھی وہ نہ کر سکیں تو پھر دفتر فاروق کو ایک کارڈ کے ذریعہ اطلاع دیں۔ کہ ان کے نام فاروق نہ بھیجا جاوے۔ اور اگر وہ کارڈ بھی نہ لکھنا چاہیں۔ تو پھر فاروق کا دوسرا پرچہ جو اس پرچہ کے بعد ۱۴ر جنوری کا انکو بھیجا جائے۔ وہ پرچہ ہی وصول نہ کریں۔ اس پر انکاری لکھ کر چٹھی رساں کو واپس دے دیں۔ پھر ان کے نام فاروق نہ بھیجا جائیگا۔ اگر مندرجہ بالا کسی تجویز پر انہوں نے عمل نہ کیا۔ تو فاروق کا وی۔ پی ان کے نام ۲۸ر جنوری کو ارسال ہوگا۔ بشرطیکہ ان کا چندہ کسی دیگر ذریعہ سے وصول نہ ہو چکا ہو۔ پھر ان کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ وی۔ پی وصول کر لیں۔ یا اطلاع دیں۔ کہ وہ کب تک چندہ بھیجینگے۔

پانچویں گذارش

جو دوست جلسہ سالانہ پر نئے خریدار ہوئے ہیں۔ اور صرف ایک یا دو دو روپیہ انہوں نے پیشگی دیا ہے۔ یا کچھ نہیں دیا۔ اور جاکر بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ براہِ کرم بقایا چندہ ۳۱ر جنوری ۳۹ء تک بذریعہ ٹکٹ ڈاک یا منی آرڈر یا بیت المال ارسال کر دیں۔ اور جنہوں نے فروری میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ فروری میں بھیج دیں۔ بصورت عدم ایفاء وعدہ ایسے سب دوستوں کے نام سوائے ان کے جن کا وعدہ فروری میں ادا کرنے کا ہے۔ وی۔ پی ارسال ہونگے۔ جس پر پانچ آنہ زائد خرچ ڈاک کے ان کو ادا کرنے پڑیں گے۔

چھٹی گذارش

جن سابقہ خریداران کے ذمہ فاروق کا چندہ بقایا ہے۔ وہ ۳۱ر جنوری ۳۹ء تک ازراہ مہربانی اپنا حساب صاف کر دیں۔ اور آئندہ کے لئے اگر خریدار رہنا چاہیں۔ تو چندہ پیشگی یا وعدہ کہ کب تک ادا کریں گے بھیجدیں۔ بصورت عدم وصولی بقایا و چندہ پیشگی یا اطلاع ۳۱ر جنوری کے بعد ان کے نام فاروق نہیں بھیجا جائیگا۔ اور وصولی چندہ بقایا کی کوئی دیگر صورت اختیار کی جائیگی۔ احباب بیرون ہند خاص کر اس گذارش کی طرف توجہ فرمائیں۔

ساتویں گذارش

اگر موجودہ خریداران کوشش کر کے ایک ایک نیا خریدار پیدا کر لیں۔ تو تین سو خریدار کا مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ کام آسان ہے۔ کوئی بڑی بات نہیں۔ اور ثواب زیادہ ہے۔ اگر وہ کوشش کریں۔ تو ایک خریدار کا اپنے ملنے والوں میں سے نکال لینا کوئی مشکل بات نہیں۔ ایک دھیلہ روز یا ۴؍ ماہوار یعنی تین روپیہ سالانہ خرچ کر کے مرکز احمدیت کے حالات اور حضور کے خطبات سے بہرہ اندوز ہونا کتنی بڑی نعمت ہے۔ کون احمدی اس سے محروم رہنا چاہتا ہے۔

آپ کا قومی فرض۔ اخبار فاروق کیلئے خریدار پیدا کرنا آپکا قومی فرض ہے۔ کیونکہ سلسلہ احمدیہ کا یہی ایک اخبار ہے۔ جو صرف تین روپیہ سالانہ میں آپکو خطبہ جمعہ اور مرکز کے حالات ہفتہ وار پہنچا دیگا۔ (منیجر)

سلسلہ کی خبریں

دیہات کے لئے مدرسین کی ضرورت

ناظر صاحب تعلیم و تربیت اعلان کرتے ہیں۔ کہ بعض دیہاتی مدارس کے لئے چند قابل مدرسین کی ضرورت ہے۔ جو کہ تجربہ کار اور محنتی ہونے کے علاوہ مقامی جماعتوں میں تعلیم و تربیت کے کام میں بھی دلچسپی رکھنے والے ہوں۔ اسلئے ایسے احباب اپنی درخواستیں معہ تصدیق مقامی امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور معہ نقول کارکردگی یا دیگر سرٹیفکیٹ نظارت تعلیم و تربیت قادیان میں جلد بھجوا دیں۔ شادی شدہ ہونا اور دیہاتی زندگی سے واقف ہونا ترجیح کا باعث ہوگا۔ تنخواہ دس روپیہ ماہوار سے پندرہ روپیہ ماہوار تک دی جائیگی۔ تقرر سے قبل ملاقات ضروری ہوگی۔ چونکہ ضرورت زیادہ ہے۔ اسلئے جو لوگ پہلے آئیں گے۔ وہ جلد لگا دیئے جائیں گے۔ ۳۰ر جنوری ۳۹ء تک درخواستیں آجانی چاہئیں۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ درخواست کنندگان باقاعدہ سند یافتہ ہی ہوں۔ بلکہ جو لوگ پڑھانے کا کامیاب تجربہ رکھتے ہوں۔ وہ بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ مگر سند یافتہ ٹرینڈ مدرسین کو ترجیح دی جاوے گی۔ ملاقات کے لئے قادیان تک آنے کا کرایہ اور واپسی کا کرایہ بذمہ امیدواران ہوگا۔

دعویٰ استقرار حق برخلاف فیصلہ مسٹر کھوسلہ کی سماعت

معلوم ہوا ہے۔ کہ چودھری عصمت اللہ خاں صاحب وکیل لائل پور نے پانچ احمدیوں کی طرف سے جناب سینئر سب جج صاحب گورداسپور کی عدالت میں اس امر کا جو استقراریہ دعوے دائر کر رکھا ہے۔ کہ مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ سابق سشن جج گورداسپور کا فیصلہ مقدمہ عطاء اللہ صاحب بخاری میں پراونشل گورنمنٹ اور عطاء اللہ بخاری کی باہمی سازش سے جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے اور لوگوں کی نظروں میں گرانے کے لئے دائر کیا گیا تھا۔ ۳ر جنوری کو اسکی سماعت ہوئی۔ حکومت کی طرف سے سرکاری وکیل پیش ہوا۔ چند تنقیحات برآمد کی گئیں۔ جن پر ۲۳ر جنوری کو بحث ہوگی۔

الفضل کے خلاف احرار کا مقدمہ

ملّا عنایت احراری نے ایک نوٹ کی بناء پر ایڈیٹر و پرنٹر الفضل پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند جو مقدمہ ہتک عزت کا دائر کر رکھا ہے ۴ر جنوری کو اسکی دوسری پیشی مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں ہوئی۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر بھی جو پہلی پیشی پر بوجہ بیماری حاضر نہ ہو سکے تھے۔ موجود تھے۔ عدالت نے ان سے ایک سو روپیہ کی ضمانت حاضری لی۔ اور تاریخ ۲۲ر جنوری مقرر ہوئی۔ جس پر ملّا عنایت اللہ کو اپنے گواہ پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔

تصانیف حضرت مسیح موعودؑ انگریزی میں

کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اشاعت کا کام نہایت ہی اہم اور ضروری ہے دنیا میں تبلیغ اسلام کا اس سے بہتر اور اس سے زیادہ مؤثر طریق اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ کی کتب کو دنیا میں پھیلایا جائے۔ انگریزی زبان چونکہ فی زمانہ بین الاقوامی حیثیت رکھتی ہے۔ اور دنیا بھر میں رائج ہے۔ اسلئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا جائے۔ احباب یہ سن کر یقیناً خوش ہوں گے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس بابرکت کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ محمد حسن تاج صاحب جن کو اس امر کا دیرینہ شوق تھا۔ اور جو انگریزی میں خاص قابلیت رکھتے اور ترجمہ کے کام میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصے سے جماعت حیدرآباد دکن کی امداد سے اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور انجمن کی اجازت سے اس کام کو شروع کر رکھا ہے۔ چنانچہ اس وقت حضرت اقدسؑ کی تین کتب برکات الدعا۔ چشمہ مسیحی۔ اور سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب انگریزی میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ جو عنقریب شائع ہونے والی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فاروق

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۱

مسیح ناصری رسول بنی اسرائیل کی قبر کا یورپ میں اعلان

آج یہ بشارت احباب کو دی جاتی ہے۔ کہ ممالک یورپ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کا پتہ دینے کے واسطے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سلمہ اللہ مبلغ لنڈن نے تہیہ کیا ہے۔ اور مختصر سا اشتہار پانچہزار کی تعداد میں چھپوایا ہے۔ جو لنڈن میں تقسیم کیا جائے گا۔ یہ تمام یورپ میں ایک انقلاب پیدا کر دینے والی خبر ہے۔ جو مسیح محمدی مثیل مسیح موسوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے پاکر دنیا میں پہنچائی۔ یقیناً اہل یورپ جو سچائی کے متلاشی اور قبول حق کی فطرت رکھنے والے ہیں۔ اس عظیم الشان تاریخی بیان کو سنکر زبردست ثبوتوں کے طالب ہوں گے۔ جن کو دیکھ کر ایک انسان کی خدائی کو بیک آن چھوڑ دیں گے۔ خدا کے علم میں اس انقلاب کے لئے جو وقت مقدر ہے۔ وہ غالباً نزدیک آگیا ہے۔ اب احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کار خیر میں پوری کوشش سے شمس صاحب کا ہاتھ بٹائیں۔ کیونکہ پانچہزار کی اشاعت سے یورپ میں فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ تمام ممالک یورپ میں عموماً اور لنڈن میں خصوصاً کم ازکم دو لاکھ کی تعداد میں یہ اشتہار شائع نہ کیا جائے۔ ایک ہزار اشتہار پر ۳ کے قریب صرف ہوتا ہے۔ اس حساب سے دو لاکھ کے واسطے صرف چھ سو روپیہ کا خرچ ہے۔ یہ اتنی خفیف سی رقم ہے۔ جس کا ایک ماہ کے اندر اندر جمع کر دینا ایک زندہ قوم کے واسطے کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ اس وقت تک تیرہ چودہ دوستوں نے پانچ پانچ ہزار اشتہار کا خرچ بحساب عہ روپیہ فی پانچ ہزار عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔ باقی رقم جو قریباً ۵۰۰ روپے رہتی ہے۔ وہ خواہ چند صاحب ثروت دوست پوری کر دیں۔ یا ہر ایک دوست اس ثواب عظیم میں حسب استطاعت حصہ لے کر جلد سے جلد دفتر بیت المال میں بھجوا دیں۔ اور اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔ جو خدا تعالےٰ نے مہیا کر دیا ہے۔ بس

بمفت این اجرت نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

ہمارا سینتالیسواں سالانہ جلسہ

خدا کے فضل و رحم و کرم کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مقرر کردہ سالانہ جلسہ ۲۸ دسمبر کو بخیر و خوبی ختم ہوا۔ جلسہ پر آنے والے احباب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کہ

زمین قادیاں اب محترم ہے ٭ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

ہر سال گذشتہ سالوں سے بڑھ کر دوستوں کو شاد اور دشمنوں کو نامراد کرتی رہتی ہے۔ جلسہ کے اہم واقعات مختصر طور پر یہ ہیں:۔

جلسہ گاہ:۔ سال ۱۹۳۸ء کا جلسہ گاہ گذشتہ تمام سالوں سے زیادہ وسیع کیا گیا۔ مگر پھر بھی لوگ بوجہ جگہ نہ ہونے کے باہر ہی کھڑے رہتے تھے۔ جلسہ گاہ میں آلہ نشر صوت کا نہایت عمدہ انتظام تھا۔ کہ سامعین تک ہر ایک مقرر کی آواز خوب پہنچتی تھی۔

جلسہ کے لنگر۔ تین مقامات پر مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ (۱) اندرون قصبہ (۲) بورڈنگ دارالعلوم کے مغرب میں دارالعلوم اور دارالرحمت میں ٹھیرنے والے مہمانوں کے لئے (۳) دارالفضل میں دارالبرکات اور دارالفضل کے مہمانوں کے لئے۔ قصبہ میں جو لنگر تھا۔ اسمیں ۳۰ اور دارالعلوم والے میں ۱۰ اور دارالفضل والے میں ۲۱ تنوروں پر روٹیاں نکالی جاتی تھیں۔

جنرل افسر جلسہ۔ بوجہ علالت مکرم جناب میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت اس جلسہ کے افسر اعلیٰ محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور ان کے ماتحت دارالعلوم میں نواب زادہ میاں عبداللہ خانصاحب اور دارالفضل میں ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی۔ اور اندرون قصبہ حکیم مولوی محمد طفیل صاحب ناظم بنائے گئے۔ جن کے ماتحت بہت سے نائب اور معاون تھے۔ اور سینکڑوں والنٹیئر بڑے سے لے کر چھوٹے چھوٹے بچوں تک اس موسم سرما میں رات دن سرگرم عمل رہے۔ جو مہمانوں کو کھانا کھلانے اور ہر ایک آرام پہنچانے میں نہایت سرگرمی سے کوشاں تھے۔

زنانہ جلسہ گاہ:۔ مردانہ جلسہ گاہ سے کچھ فاصلہ پر جانب شمال متصل مسجد نور و ہائی سکول نہایت باپردہ جلسہ گاہ مستورات کے واسطے بنایا گیا۔ کیونکہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام مردانہ جلسہ گاہ سے زنانہ جلسہ گاہ تک کیا گیا تھا۔ جہاں سے تمام مستورات نے نہایت آسانی سے حضرت امیر المؤمنین اور جملہ مقررین کی تقریروں کو سنا۔

انکوائری آفس۔ دفتر منتظم مکانات و انکوائری آفس تینوں مندرجہ بالا مقامات پر علیحدہ علیحدہ تھے۔ جو چوبیس گھنٹے رات دن کھلے رہتے تھے۔ جہاں سے مہمانوں کو ہر ایک استفسار متعلقہ جلسہ اور مہمانوں کی قیامگاہ کا آسانی سے جواب و پتہ دیا جاتا تھا۔ گمشدہ اشیاء اور بچوں کی نگہداشت کی جاتی تھی۔ بہت سے والنٹیئر ریزرو موجود رہتے تھے۔ جو ضروری پیش آمدہ اتفاقیہ کاموں کو انجام دیتے تھے۔

طبّی انتظام۔ گذشتہ سالوں کی طرح نور ہسپتال کے علاوہ جو رات دن کھلا رہتا تھا۔ مدرسہ احمدیہ۔ بورڈنگ ہائی سکول اور محلہ دارالفضل میں مہمانوں کے لئے طبی امداد پہنچانے کا پورا انتظام کیا گیا تھا۔

پہرہ کا انتظام۔ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ خارجہ کو ناظم خاص بنا کر پہرہ کا انتظام سپرد کیا گیا تھا۔ مقامی نیشنل لیگ کی کور کے والنٹیئر نہایت مستعدی سے اپنے فرائض کو انجام دیتے تھے۔ جو چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لاء قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کی زیر ہدایات کام کرتے تھے۔

سٹیج جلسہ گاہ۔ مردانہ جلسہ گاہ و سٹیج کی نگرانی مکرم جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کے سپرد تھی۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب افسر سٹیج تھے۔ ہر دو بزرگان کی اعانت کے لئے مبلغین سلسلہ اور دوسرے بہت سے احباب معین کئے گئے تھے۔

انتظام ملاقات۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ سے تمام جماعتوں کی ملاقات کا کام ملک صلاح الدین صاحب پرائیویٹ سکرٹری کے چارج میں تھا۔ جن کے ماتحت بہت سے دوست کام کرتے تھے۔ ملاقاتوں کا سلسلہ سوائے ان اوقات کے جبکہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ نے مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں میں تقریر کرنی ہو۔ اور نمازیں پڑھانی ہوں۔ رات دن جاری رہا۔ رات کو چند گھنٹے آرام کے واسطے حضور ایدہ اللہ کو ملتے تھے۔ ورنہ رات دن حضور کی مصروفیت انسانی طاقت سے باہر محض الٰہی طاقت سے ہوتی تھی۔ اللہ تعالےٰ اس بابرکت اور اولوالعزم وجود کو اپنے فضلوں کا وارث اور نصرتوں کا مورد بنا کر اتنی لمبی عمر اور ایسی کامل صحت عطا فرمائے۔ کہ تمام دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو کر احمدیت کا پرچم لہرا جائے۔ آمین

مہمانوں کی تعداد۔ اس جلسہ میں تمام گذشتہ سالوں سے زیادہ مہمان تشریف لائے۔ کھانے کی پرچیوں سے ان کی تعداد ساڑھے تیئیس ہزار (۲۳۵۰۰) کے قریب ۲۸ دسمبر کی شام کو تھی۔ مستورات بھی کافی تعداد میں تھیں۔ آنے والے مہمانوں کی تعداد بیس بائیس ہزار تک ہو گی۔

غیر احمدی اور غیر مسلم۔ اس جلسہ پر بیرونجات سے معزز غیر احمدی اور غیر مسلم ہندو اصحاب بھی تشریف لائے۔ اور بہت متاثر ہو کر گئے۔ غیر مسلم مہمانوں کی رہائش اور طعام کا انتظام جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ کے سپرد تھا۔ جن کی امداد کے لئے مبلغین متعین تھے۔

مبارک ہے دو شنبہ۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۸ء بروز دوشنبہ بعد نماز ظہر جو کہ مسجد نور میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ نے پڑھائی۔ دو مبارک نکاحوں کا اعلان بھی حضور نے خطبہ نکاح پڑھ کر فرمایا۔ پہلا نکاح صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس ابن حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ کا سیدہ امۃ القیوم صاحبہ جو سیدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الحی مرحومہ کے بطن سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی صاحبزادی ہیں۔ گیارہ سو روپیہ مہر پر باندھا۔ دوسرا نکاح صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا طیبہ بیگم صاحبہ بنت نواب زادہ میاں عبد اللہ خاں صاحب جو امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی ہمشیر خورد سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی دختر ہیں۔ گیارہ سو روپیہ مہر پر ہؤا۔ حضور نے اعلان فرمانے کے بعد دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک تقریب کو جو مبارک ایام میں مبارک دن میں مبارک زبان سے مبارک وجودوں کے ساتھ ہوئی ہے۔ اسلام و سلسلہ عالیہ اور ہر دو مبارک خاندانوں کے لئے نہایت ہی بابرکت بنائے۔ آمین۔ خاکسار اس تقریب پر حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی اور خاندان خلافت و متعلقین کو صدق دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔

اختتام جلسہ کے بعد۔ کافی تعداد میں مہمان ۲۹ر دسمبر کی سپیشل ٹرینوں میں چلے گئے۔ اور بہت سے دوست جمعہ پڑھنے کے لئے ۳۰ر دسمبر تک ٹھہرے رہے۔ اور پانچ چھ سو مہمان ۳ر جنوری تک مقیم رہے۔ اور ابھی تک بھی بعض دوست تشریف رکھتے ہیں۔

نئی کتابیں۔ اس سال جلسہ پر چند نئی کتابیں جو نہایت مفید ہیں۔ شائع ہوئیں۔ (۱) "تاثرات قادیان" ملک فضل حسین صاحب مہاجر کی تازہ تصنیف قابل مطالعہ کتاب ہے۔ جس میں غیر احمدیوں کی زبان سے قادیان کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ (۲) تبلیغ ہدایت کا تیسرا اڈیشن جو حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی لاجواب تصنیف تبلیغ کے لئے ہے۔ ملک صاحب نے چھپوا کر شائع کی۔ اور سب سے اعلیٰ (۳) "انقلاب حقیقی" نام سے وہ تقریر جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ پر فرمائی تھی۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید نے طبع کرائی۔ اور نہایت سستی قیمت پر فروخت کی گئی۔ پہلی اور دوسری کتاب کی قیمت غالباً چھ چھ آنہ ہے۔ اور تیسری کی صرف ۴؍۔ جو دوست ان کتابوں کو نہیں لے گئے۔ وہ اب ضرور منگا کر مستفید ہوں۔

ایک نئی قسم کا ٹریکٹ۔ محترم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد دکن نے جن کو تبلیغ کی ایک دھن اور سچی تڑپ رہتی ہے ایک نئی قسم کا تبلیغی ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس کا نام ہے "خدا تعالےٰ کا عظیم الشان پیغام" اس ٹریکٹ میں ایسے دلچسپ پیرایہ میں تبلیغ کی گئی ہے۔ جسکو ہر ایک نیک فطرت انسان بغیر پڑھے اور اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ٹریکٹ مذکور نہایت خوشخط دیدہ زیب خوش رنگ کاغذ پر ۳۲ صفحہ کا چھپوایا ہے۔ عام قیمت اسکی بغرض کثرت اشاعت اتنی کم ہے۔ کہ اسکی ہزارہا کاپیاں فروخت ہو سکتی ہیں۔ جو دوست اسکو قیمتاً فروخت کرنا چاہیں۔ ان کو نصف قیمت یعنی صرف دو پیسہ میں مل سکتا ہے۔ اور جو مفت منگوانا چاہیں۔ وہ مفت اپنے لئے منگوا سکتے ہیں۔ محصول ڈاک بھی سیٹھ صاحب ہر دو صورت میں اپنے پاس سے لگائیں گے۔ مگر اخلاق کا تقاضہ یہ ہے۔ کہ جو دوست مفت منگوانا چاہیں۔ وہ تین پیسے محصول ڈاک کے بھیج کر تین کاپیاں منگوا سکتے ہیں۔ اس سے دوبارہ اس ٹریکٹ کی طبع کے مصارف کچھ نہ کچھ مل جائینگے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ فروخت کرنے کے لئے نصف قیمت پر منگوا کر پوری قیمت پر فی ٹریکٹ ار کے حساب سے فروخت کر کے ثواب حاصل کریں۔ مفت منگوانے والے دوست محصول ڈاک بھیج کر منگوا لیں۔ ٹریکٹ پتہ ذیل سے ملیگا۔

انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن
الہ دین بلڈنگس

جلسہ پر بیعت کرنیوالے۔ ابھی تک پوری تعداد تو نئے بیعت کرنے والوں کی معلوم نہیں ہوئی۔ البتہ ۲۸ر دسمبر کی صبح تک ملاقات کے دوران میں ۱۰۸ مردوں نے بیعت کی۔ عورتوں کی بیعت اس سے علاوہ ہے۔ اور دیگر اوقات میں بھی بیعت ہوتی رہی ہے۔ جس کی ابھی صحیح تعداد کا پتہ نہیں لگا۔ انشاء اللہ معلوم کر کے آئندہ لکھا جائیگا۔

جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء کے انتظامات کا اختتام
اور
حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشادات

۲ر جنوری ۱۹۳۹ء کی شام کو جلسہ سالانہ کے کل انتظامات ختم ہو گئے۔ تو ۳ر جنوری کو ۱۰ بجے قبل دوپہر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں تمام کارکنان و افسران جلسہ سالانہ کا اجتماع اس تقریب سے ہؤا۔ کہ وہ بحضور امیر المؤمنین ایدہ اللہ اپنی رپورٹیں پیش کر کے دعا کے ملتجی ہو کر مفید ہدایات سے مستفید ہوں۔ جملہ کارکنان کے حاضر ہو جانے کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تشریف لائے۔ چاروں افسران جلسہ نے جن کا ذکر میں سالانہ جلسہ کی مختصر رپورٹ میں کر چکا ہوں۔ اپنی اپنی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے بی ٹی ناظم سپلائی نے بتلایا۔ کہ اس جلسہ پر اکیس سو من آرد گندم خرچ ہؤا۔ گذشتہ سال ۱۹۷۸ من خرچ ہؤا تھا۔ اسی طرح اس سال مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے دیگر اجناس بھی کچھ زیادہ خرچ ہوئیں۔ باوجود اس کے کل خرچ سال گذشتہ کی نسبت کم ہؤا۔ جس کی وجہ آٹے کی ارزانی اور کارکنان کی قابل تعریف کوشش تھی۔ سب سے بعد میں مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اعلےٰ افسر جلسہ نے اپنی رپورٹ سنائی۔ سب رپورٹوں کو سننے کے بعد حضور نے ہر ایک رپورٹ پر تبصرہ فرماتے ہوئے بعض امور کی اصلاح اور کوتاہیوں کو دور کرنے کی غرض سے مندرجہ ذیل مختلف تجاویز اور ہدایات فرمائیں:-

(۱) نظم خوانی کے متعلق نوجوانوں۔ مدرسین اور مدارس کے افسران کو فرمایا۔ کہ وہ بچوں کی آوازیں بلند کرنے کے لئے مشق اور مقابلے کرتے رہیں۔

(۲) فرمایا جو محکمے سالانہ جلسہ کے ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ ان کے لئے کارکنوں کا تقرر بہت عرصہ قبل کر دینا چاہیئے۔

(۳) فرمایا۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر چونکہ چوبیس گھنٹے روٹی پکتی رہتی ہے۔ اسلئے بعض لوگ اسے باسی سمجھنے لگتے ہیں۔ اس دفعہ بھی یہ شکایت ہوئی ہے۔ اس لئے روٹی کو تازہ رکھنے کے لئے حضور نے ایک تجویز بیان فرمائی۔ جس کا تجربہ کرنے کا حکم دیا۔

(۴) فرمایا کہ روٹی اور سالن تقسیم کرنے کے لئے جو جلسہ پر صرف ایک ایک کھڑکی ہوتی ہے۔ اس سے کھانا لینے والوں کو بہت دقت ہوتی ہے حالانکہ میں نے دس سال قبل سے یہ ہدایت کی ہوئی ہے۔ کہ کھڑکیاں ایک سے زیادہ ہونی چاہئیں۔

(۵) کارکنوں کی کمی کے جواب میں فرمایا۔ کہ پہلے یہ معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ ہمیں کتنے آدمی درکار ہیں اور پھر احباب میں تحریک کرنی چاہیئے۔ اگر مرکز سے کافی آدمی نہ مل سکیں۔ تو باہر سے بھی لئے جا سکتے ہیں۔

(۶) فرمایا۔ کہ ہمارے ہر سال کے کام کی ایک ایرنگ بک چھپ جانی چاہیئے۔ جو آئندہ سال کے کام میں بہت ممد ہو سکتی ہے۔

(۷) فرمایا۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر ۲۵-۳۰ نوجوان سائیکلسٹوں کی فورس ہونی چاہیئے۔ جو حسب ضرورت مختلف مکانوں میں ٹھیرے ہوئے مہمانوں کی فہرستیں بنا کر لے آئیں۔

(۸) فرمایا کہ ستمبر یا اکتوبر میں قادیان کی خانہ شماری کر کے اندازہ لگانا چاہیئے۔ کہ کس محلہ میں کتنے مکان ہیں۔ اور پھر جلسہ کے لئے مکانات حاصل کرنے چاہئیں۔ اس طرح یہ بھی معلوم ہو جاویگا۔ کہ کس قدر آبادی بڑھ رہی ہے۔

(۹) گمشدہ اشیاء کے متعلق خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ امر نہایت مسرت کا موجب ہے۔ کہ جماعت کی امانت کا معیار بلند ہے۔ جلسہ پر گم ہونے والی اشیاء عموماً مل جاتی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اسے زیادہ بلند کریں۔ حتےٰ کہ کوئی ایک چیز بھی گمشدہ ایسی نہ ہو۔ جو نہ مل سکے۔ جو مبلغ باہر جائیں۔ وہ لوگوں کو اسکی بہت تاکید کرتے رہیں۔

(۱۰) فرمایا۔ کہ ریلوے والے یہ تو اعتراف کرتے ہیں۔ کہ کوئی احمدی بلا ٹکٹ سفر نہیں کرتا۔ لیکن ان کو یہ شکایت ہے۔ کہ بعض دوست ٹکٹیں دیتے نہیں۔ جس سے ریلوے کے نزدیک مہمانوں کی تعداد کم خیال کی جاتی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ضرور ٹکٹ دے کر سٹیشن سے باہر آیا کریں۔

(۱۱) فرمایا۔ کہ اس دفعہ دیگوں کی کمی کی شکایت رہی۔ گو نظارت نے ۲۰ دیگوں کی پہلے سے گنجائش رکھی ہوئی ہے۔ مگر بجائے ۲۰ کے پچاس کا انتظام کیا جاوے۔ اور ایک دیگ اپنی طرف سے دینے کا اعلان فرمایا۔

(۱۲) تنوروں کے متعلق اس تجویز کو پسند فرمایا۔ کہ جلسہ سے پندرہ بیس روز قبل تنور لگوا دئے جائیں۔ تاکہ انہیں اچھی طرح دیکھ بھال لیا جائے۔ ۴۴

---

۴۴ اور جو بعض اوقات روٹی کے ساتھ مٹی لگنے کی شکایت ہوتی ہے۔ وہ دور ہو جائے۔

(۱۳) فرمایا۔ کہ غیر احمدی مہمانوں کے لئے تبلیغ کا انتظام وسیع کیا جائے۔ اور چھوٹے چھوٹے اشتہار شائع کئے جاویں۔ جن میں یہ اطلاع ہو کہ حسب ضرورت فلاں جگہ سے مبلغ طلب کر لئے جائیں۔

(۱۴) مسجد مبارک کی توسیع کے متعلق ایک مبارک اور اہم تجویز حضور نے فرمائی۔ جو اسی پرچہ میں دوسری جگہ شائع کی گئی ہے۔

اس کے بعد تمام احباب سمیت حضور نے دعا فرمائی۔ اور جملہ کارکنان جلسہ کو شرف مصافحہ بخشا۔ وللہ الحمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان مساعی جمیلہ کا جو خدمتِ اسلام اور عزت رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور امن عامہ کے لئے جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ آج ہر وہ شخص جو سر میں دماغ اور دماغ میں عقل رسا اور تعصب ناجائز کی بلا سے دور ہے۔ اعتراف کر رہا ہے۔ چنانچہ جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کی جو بنیاد امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے چند سالوں سے قائم کی ہے۔ وہ ہر سال بہترین نتائج پیدا کر رہی ہے ان جلسوں میں اعلےٰ طبقہ کے مقتدر مسلمانوں کے علاوہ معزز غیر مسلم اور مشہور اصحاب غیر احمدی بھی شرکت فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذات والاصفات کے متعلق اپنے انتہائی اخلاص و محبت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ الحمدللہ کہ ۱۲ر دسمبر ۳۸ء کو جو احمدی جماعتوں نے حسب پروگرام جلسے سیرۃ النبیؐ کے کئے۔ وہ گذشتہ تمام سالوں سے نہایت کامیاب ہوئے۔ کلکتہ کی جماعت کے جلسہ سیرۃ النبیؐ میں جلسہ کے صدر مسٹر سنتوش کمار کلکتہ کے رئیس اعظم نے جوش ندار تقریر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے اظہار میں کی ہے جو کلکتہ کے مؤقر روزانہ پرچہ اخبار "ہند" میں شائع ہوئی ہے۔ اخبار مذکور کے مکرم ایڈیٹر صاحب ملیح آبادی نے اس پر ایک مختصر نوٹ بھی لکھا ہے۔ جو ناظرین فاروق کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔ ایڈیٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ کہ

"کلکتہ کی جماعت احمدیہ ہر سال بڑے پیمانے پر جلسہ سیرت منعقد کیا کرتی ہے۔ اس سال بھی اس نے البرٹ ہال میں جلسہ کا سامان کیا۔ جلسے کے صدر سابق میئر کلکتہ مسٹر سنتوش کمار باسو تھے۔ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ میں بھی حاضر ہوا تھا۔ اگرچہ عدیم الفرصتی سے دیر تک ٹھہر نہ سکا۔

جماعت احمدیہ ایک فعّال جماعت ہے۔ کاش تمام مسلم جماعتیں ایسی ہی باعمل و مستعد ہوتیں یہ جماعت مذہبی جماعت ہے۔ اور انتہائی جوش و خروش سے اپنی بصیرت کے مطابق سرگرم عمل رہتی ہے۔

میرے دل میں اس جماعت کی بہت قدر ہے۔ افسوس ہے۔ ان مسلمانوں پر جو احمدیوں کی تکفیر کرنے میں تو پیش پیش ہیں۔ مگر خدمت اسلام انجام دینے میں سب سے پیچھے ہی نہیں۔ بلکہ سرے سے میدان چھوڑ چکے ہیں۔ کاش یہ تکفیر کرنے والے اپنے عمل سے ثابت کرتے کہ یہ بھی مسلمان ہیں۔ اگر کفر وہی ہے۔ جو احمدی جماعت اپنی اسلامی خدمت سے دکھا رہی ہے۔ تو مجھے بھی اپنے لئے اس کفر کی آرزو کرنا چاہیئے۔" (ہمدم)

ایک غیر احمدی تعلیم یافتہ خاتون کی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ سے اظہار عقیدت

ایک معزز غیر احمدی خاتون جو میانوالی میں رہتی ہیں۔ اور اخبار الفضل کو اکثر پڑھتی ہیں۔ وہ اپنے پاکیزہ خیالات کا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق بالفاظ ذیل اظہار کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ:۔

گو اسوقت تک میں نے بیعت نہیں کی۔ مگر لفضل رحمٰن میرے خیالات جماعت احمدیہ کے متعلق بہت اچھے ہیں۔ اخبار الفضل کا مطالعہ متواتر کئی ماہ سے کر رہی ہوں۔ میں حلفیہ کہتی ہوں۔ کہ حضرت امیر المؤمنین کا خطبہ جمعہ اس قدر پر لطف اور پُر معارف ہوتا ہے۔ کہ باوجود کافی طویل ہونے کے خواہش ہوتی ہے۔ کہ کاش کچھ اور فرمایا ہوتا۔ لہٰذا ہر خطبہ بار بار پڑھتی ہوں۔ اور کوشش ہوتی ہے۔ کہ خطبہ کے خاص خاص مقامات جو میرے دل پر غیر معمولی اثر ڈالتے ہیں۔ ازبر کرلوں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ر دسمبر ۳۸ء جو کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب کی بدزبانی کے متعلق ہے۔ پڑھ چکی ہوں۔ واقعی مصری نے اپنے کینہ و بغض کی زہر اور حسد کی آگ اگلنے میں ایڑی چوٹی تک زور لگایا ہے۔ مگر یہ کوئی نئی بات نہیں۔ دنیا کا کوئی مصلح بھی فتنہ انگیزوں کی افترا پردازی اور بہتان طرازی کی زد سے نہیں بچ سکا۔ جو بیان مصری نے عدالت میں دیا ہے۔ ہر شریف انسان اسے حقارت کی نظر سے دیکھے گا۔ شیخ صاحب اس حربہ سے شریفوں کے دلوں پر فتح حاصل نہیں کر سکتے۔ بلکہ اپنے لئے نفرت پیدا کر رہے ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین کا حوصلہ ہی آپ کی صداقت کی معجز نما دلیل ہے۔ تحریک جدید سال پنجم میں ایک روپیہ ارسال ہے۔ حضرت اقدس امیر المؤمنین کی خدمت میں عاجزہ کی طرف سے پیش کر دیں۔ اور میرے لئے دعا کرائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق بخشے۔

(راقمہ خ۔ ب۔ از میانوالی) (الفضل)

معاصر انقلاب اور جماعت احمدیہ کی مالی قربانی

لاہور کے روزنامہ "انقلاب" کے مدیر محترم اپنے ۴ر جنوری کے پرچہ میں انجمن حمایت اسلام لاہور کی جوبلی پر اس چندہ کا جو حکومت پنجاب کا ۲۵ ہزار اور حضور نظام دکن کا ۳۰ ہزار ملا کر ڈیڑھ لاکھ سے کچھ زیادہ جمع ہوا ہے۔ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

"ابھی قادیانی احمدیوں کے سالانہ جلسہ کے متعلق مستند اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لیکن ہمیں اتنا معلوم ہے۔ کہ مرزا محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی خلافت کی سلور جوبلی کی یادگار میں جماعت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے خلیفہ کی خدمت میں تین لاکھ کی تھیلی پیش کرے۔ تاکہ وہ اس روپے کو سلسلۂ احمدیہ کے مقاصد پر جس طرح چاہیں صرف کریں۔ یہ رقم یقیناً پوری ہو چکی ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ رقم ان تمام چندوں سے علاوہ ہے۔ جو تحریک جدید کے سلسلہ میں قادیانی احمدی ہمیشہ دیتے رہے ہیں۔" (انقلاب)

فاروق۔ اس تین لاکھ کے واسطے مارچ ۳۹ء تک کی میعاد ہے۔ جو خدا کے فضل سے انشاء اللہ جماعت اس وقت تک جمع کر دیگی۔ ابھی کل روپیہ پورا نہیں ہوا۔ تحریک جدید کے علاوہ ماہواری چندہ مستقل طور پر ہر احمدی ادا کرتا ہے۔

سندھ گورنمنٹ اور چھوت چھات

سندھ گورنمنٹ اپنے اس فیصلے کے لئے جس کے ذریعہ اس نے اپنے صوبہ میں چھوت چھات کے خلاف مہم شروع کرنے کا عزم کیا ہے۔ مبارکباد کی مستحق ہے۔ گورنمنٹ نے ماتحت افسروں کے نام اس امر کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ تمام پبلک کنوؤں اور تالابوں وغیرہ پر نوٹس لگا دیئے جائیں۔ کہ وہ بلا امتیاز مذہب و ملت سب اقوام اور فرقوں پر کھلے ہیں۔ جن لوکل بورڈوں کے خلاف شکایات موصول ہوں گی۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جاوے گی۔ جہاں تک عام شہری حقوق کا تعلق ہے گورنمنٹ ہر ممکن طریقہ سے چھوت چھات کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔

عیسائیت سے ہر ہٹلر کا اخراج

روم کی ایک تازہ اطلاع کے مطابق ہٹلر کے خلاف عنقریب کفر کا فتوےٰ صادر ہونے والا ہے۔ اور بیک جنبش لب پوپ اسے عیسائیت کے دائرہ سے جلد خارج کر دے گا۔ کیتھولک پادری کہہ رہے ہیں۔ کہ "باوجود اس امر کے کہ ہر ہٹلر کیتھولک ہے۔ وہ کیتھولک مذہب کی جڑوں میں کلہاڑا چلا رہا ہے۔ وہ چرچ کی بہت سی جائیداد پر قابض ہو چکا ہے۔ اور باقی کو بھی ضبط کیا چاہتا ہے"۔ ان کی نظروں میں اس کا یہ فعل ایک ناقابل معافی گناہ ہے۔ علاوہ ازیں انہیں یہ بھی شکایت ہے۔ کہ ہٹلر جرمن نوجوانوں کو جو تعلیم دلا رہا ہے۔ اس سے ان کے دلوں میں کیتھولک مذہب کے خلاف زہر بھرا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جرمنوں میں مادہ پرستی بڑھ رہی ہے۔ اور وہ عیسائیت کے خلاف ہوتے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہٹلر کا دائرہ عیسائیت سے خارج کر دینا ناگزیر اور جائز ہے۔"

آریہ سماج کا تنزّل

آریہ اخبار پرکاش لاہور اپنی یکم جنوری ۳۹ء کی اشاعت میں آریہ سماج اور اس کے اخبارات کی حالتِ زار کا اس طرح رونا روتا ہے۔ کہ اخبار پرکاش گو ۳۵ ویں سال میں پہنچ گیا ہے۔ جو بظاہر جوانی کا زمانہ ہے۔ لیکن وہ بوڑھا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ جس سماج کا وہ اخبار ہے۔ وہ خود بوڑھا ہو رہا ہے۔ "پرکاش" کی جوانی ڈھل رہی ہے۔ اسکی حالت کمزور ہو رہی ہے۔ اور آج اسکی وہ اشاعت نہیں۔ جو چند سال پہلے تھی۔ بعض اوقات مجھے یہ گمان ہونے لگتا ہے۔ کہ "پرکاش" پر جو زوال آیا ہے۔ وہ لازوال ہے۔ اسکی حالت شاید نہ سدھرے۔ اخبارات کی اشاعت اس بات کا نشان ہے۔ کہ جس تحریک سے ان اخبارات کا تعلق ہے۔ وہ لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہے۔ یا نہیں۔ تحریک میں دلچسپی ہو۔ تو لوگ اخبار پڑھتے بھی ہیں۔ نہ ہو۔ تو کوئی پوچھتا نہیں۔ آریہ سماج کی اخباروں کی حالت میں بھی مجھے یہی نظر آ رہا ہے۔ یہ دین اوستھا کیوں ہے؟ اس لئے۔ کہ لوگوں کو آریہ سماج سے دلچسپی کم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو رہی ہے۔ دوسروں کا کیا کہنا۔ خود آریہ سماجی اپنے اخباروں کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اور مطالعہ نہ کریں۔ تو انہیں معلوم کیسے ہو۔ کہ آریہ سماج میں کیا ہو رہا ہے ؟

اخبارات وہ نشان ہیں۔ جو کسی سوسائٹی کی ترقی یا تنزل کا پتہ دیتے ہیں۔ وہ بیرومیٹر ہیں۔ جس سے کسی سوسائٹی کی حرارت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آریہ سماچار پتروں کی اوستھا سے کوئی رائے قائم کرنی ہو۔ تو کہنا پڑے گا۔ کہ آریہ سماج اس وقت آگے کو بڑھ نہیں رہا۔ بلکہ پیچھے کو ہٹ رہا ہے"۔

اہل جرمن کے دس اصول

جرمن والوں نے اپنے ملک و قوم کے لئے ذیل کے دس اصول بنائے ہیں:-

(۱) تمام مصارف میں اپنے ہموطنوں کے فوائد کا خیال ضرور مدنظر رکھو۔

(۲) یہ امر کبھی بھی فراموش نہ کرو۔ کہ اگر تم کسی غیر ملک کی کوئی چیز خرید کرو گے۔ تو جس قدر رقم تمہاری جیب سے نکل جاویگی۔ تمہارا ملک اس مناسبت سے مفلس ہو جائے گا۔

(۳) تمہارے روپیہ سے بجز اہل جرمنی اور کسی کو فائدہ نہ پہنچنا چاہیئے۔

(۴) غیر ممالک کی اشیائے خوردنی سے اپنے دسترخوان کو ہرگز زینت نہ دو۔

(۵) غیر ملک کی بنی ہوئی کلوں کو استعمال کر کے جرمن فیکٹریوں کی ہرگز توہین نہ کرو۔

(۶) لکھنے کے لئے جرمنی کا بنا ہوا کاغذ۔ جرمن قلم اور جرمن جاذب استعمال کرو۔

(۷) جرمنی کا آٹا۔ جرمنی کے پھل۔ اور جرمنی ہی کی شراب تمہارے جسم کو اصلی طاقت دے سکتی ہے۔

(۸) اگر تمہیں جرمنی کا قہوہ پسند نہ ہو۔ تو جرمنی نوآبادیوں کا قہوہ استعمال کرو۔

(۹) صرف جرمنی کپڑے لباس کے لئے استعمال کرو۔ اور صرف جرمنی کی بنی ہوئی ٹوپیاں پہنو۔

(۱۰) تم یقین رکھو۔ کہ جرمنی کے باشندوں کے لئے جرمنی کی ہی بنی ہوئی چیزیں قابل فخر ہیں۔

اطلاع

حضور کا خطبہ جمعہ جو جلسہ سے پہلے اور بعد ہوا تھا۔ ان میں سے آج ۷ جنوری تک کوئی شائع نہیں ہوا۔ خطبہ کی انتظار میں اخبار ایک دن لیٹ کیا گیا۔ آئندہ پرچہ میں انشاءاللہ شائع ہو گا۔ (مینیجر)

امریکہ کے دلچسپ حالات

امریکہ میں سب لوگ "مسٹر" ہیں۔ کوئی "سر" یا "لارڈ" نہیں ہے۔ دوسرے ملکوں کی حکومتوں کے دیئے ہوئے خطاب کو بھی امریکہ میں آکر چھوڑ دینا پڑتا ہے۔

(۲) امریکہ کی ریلوں میں بھی صرف ایک ہی درجہ ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کی طرح فسٹ۔ سیکنڈ۔ انٹر۔ تھرڈ وغیرہ درجے نہیں ہوتے۔

(۳) امریکہ میں چھوٹے سے چھوٹے آدمی کو بھی اتنی تنخواہ ضرور مل جاتی ہے۔ جس سے وہ اچھی طرح کھا پی۔ پہن اوڑھ سکے۔ وہاں نئے مقرر ہونے والے چپڑاسی۔ کچہری کے ریڈر اور پروفیسر کی تنخواہوں میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔ بعد میں جا کر آہستہ آہستہ پروفیسر اور جج کی تنخواہ چپڑاسی سے بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ سبب یہ کہ وہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ چپڑاسی اور جج پرووِمنٹ رکھتے ہیں۔ چپڑاسی کو بھی صحت افزا کھانے کپڑے اور مکان کی ویسی ہی ضرورت ہے۔ جیسی ایک جج کو

(۴) امریکہ میں زمین کے نیچے بھی ریل کی سڑکیں ہیں۔ ان پر بجلی کی طاقت سے ریل گاڑیاں چلتی ہیں۔ ان گاڑیوں کی رفتار حیرت انگیز ہے۔ گھنٹے میں ۱۵۰ میل یا ۱۶۰ میل چلنا تو ایک معمولی بات ہے۔ ان ریلوں کا کرایہ بھی سستا ہے۔ پچاس میل کے اندر اندر آپ کہیں چلے جائیں۔ آپ سے صرف ایک آنہ لیا جائے گا۔ نیویارک سے ۵۰ میل کے فاصلے پر کسی جگہ شام کے ۵ بجے آپ کو چائے پینے جانا ہے۔ آپ ۵ بجے سے ۲۰ منٹ پہلے زمین دوز ریلوے کے کسی سٹیشن پر چلے جائیں۔ آپ کو ٹکٹ لینے کی کوئی بھی ضرورت نہیں۔ سٹیشن کے پھاٹک پر ایک چرخی سی لگی رہتی ہے۔ اس میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے۔ اس سوراخ میں ایک آنہ ڈال دیجئے۔ چرخی آپ کو اپنے آپ اندر آجانے دیگی۔ آپ کے جانے کے بعد وہ پھر بند ہو جائے گی۔ چاہے کتنے زور سے دھکیلو۔ وہ کبھی ٹس سے مس نہیں ہو گی۔ پھر جب دوسرا شخص اسی طرح اکنی ڈالے گا۔ تو وہ اندر جا سکے گا۔ ان نئے زمین دوز ریلوے سٹیشنوں پر ٹکٹ نہیں ملتے سٹیشن سے باہر ریزگاری دینے والے بیٹھے رہتے ہیں۔ لوگ ان سے ڈالر وغیرہ بھنا کر سینٹ لے لیتے ہیں۔ اور اسے اس چرخی کے سوراخ میں ڈال کر اندر چلے جاتے ہیں۔ پچاس میل کے اندر اندر سب جگہ کا کرایہ ایک ہی ہے۔ اس لئے مسافر جہاں چاہے۔ اتر جائے۔ پیسے ایک سے لگیں گے۔

(۵) کبھی کسی کو دھوکے سے بغیر پیسے ڈالے چرخی کے نیچے سے ہو کر گذر جانے کی کوشش کرتے نہیں دیکھا گیا۔ نہ ہی کبھی امریکنوں کو بازار میں لڑتے جھگڑتے یا گالی گلوچ کرتے دیکھا گیا ہے۔

(۶) امریکن ریل گاڑیوں میں ڈبے کے دونوں طرف برآمدے ہوتے ہیں۔ گاڑی کے پچھلے حصہ میں کچھ ڈبے سونے کے لئے ہوتے ہیں۔ ان میں سونے کی جگہیں دوہری ہوتی ہیں۔ یعنی بچھونوں کی ایک قطار نیچے ہوتی ہے۔ اور ایک اوپر۔ سونے والے مسافروں کو تھوڑے سے فالتو پیسے دینے پڑتے ہیں۔ اوپر کی قطار کا کرایہ نسبتاً کم ہوتا ہے۔ ان سونے کے ڈبوں میں بڑے صاف ستھرے بچھونے ملتے ہیں۔ بچھونا ہر روز بدل دیا جاتا ہے۔ امریکہ میں سفر کرنے کے لئے آپ کو بستره ساتھ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ ریل میں ہوٹل میں مالک مکان کے ہاں سب جگہ آپ کو نفیس بستره مل سکتا ہے۔

(۷) امریکہ میں زمین کے اوپر کے ریلوے اسٹیشن پر بھی جہاں ٹکٹ لینا پڑتا ہے۔ مسافر لوگ دھکم دھکا نہیں کرتے۔ ٹکٹ لینے کے لئے سب لوگ ایک قطار میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور باری باری سے ٹکٹ لیتے جاتے ہیں۔ کیا مجال کہ کوئی پیچھے سے آئے۔ اور ٹکٹ لینے کے لئے دھکا مار کر آگے نکل جائے۔

(۸) نیویارک جیسے بڑے شہروں میں جب شام کو دفتر اور کارخانے بند ہو جاتے ہیں۔ تو ہزاروں عورتوں اور مردوں کا ایک طوفان سا آجاتا ہے۔ مگر کیا مجال کہ کوئی شور و غل ہو۔ اپنے اپنے برساتی کوٹ کندھوں پر رکھے سب چپ چاپ چلے جاتے ہیں۔ ریل میں ٹھسا ٹھس بھر جانے پر بھی کوئی کسی کو دھکا نہیں دیتا۔ سب اپنی اپنی جگہ کھڑے چپ چاپ اپنا اپنا اخبار پڑھتے رہتے ہیں۔ کسی زنانہ مسافر کے آجانے پر اسے جگہ دینے کے لئے سبھی مرد ایک دم کھڑے ہو جاتے ہیں۔ امریکہ میں عورت کی اتنی عزت ہے۔ کہ اسکی بے عزتی کرنے والے کو بہت سزا دی جاتی ہے۔

(۹) امریکہ میں کیلیفورنیا نامی ایک سٹیٹ ہے۔ اس کے دارالخلافہ سیکو سے منٹو میں اسی سٹیٹ کے گورنر کی جوتوں کی مرمت کرنے کی دوکان ہے۔ گورنر بننے سے پہلے وہ خود موچی کا کام کیا کرتا تھا۔ اب بھی سرکاری کام سے فرصت ملنے پر وہ روز اپنی دوکان میں آکر کام کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ سینکڑوں موچی بیٹھے لوگوں کے پر اسنے جوتوں کی مرمت کرتے ہیں۔ اس کے موچی ہونے کے باعث کسی نے اسکے گورنر بنائے جانے کی مخالفت نہیں کی۔ (دشان)

ثنائی مشن!

فرقہ ناجیہ وہابیہ کی نشانی

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۵ پر احمدیہ جماعت کے فرقہ ناجیہ (نجات یافتہ) ہونے سے انکار کر کے نجات یافتہ ناجی فرقہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وصحابہ کی روش پر چلنے والا ہے۔ وہابیوں کو تبلایا ہے۔ مگر الحمد للہ کہ اسی پرچہ میں بہ تصدیق مولوی ثناء اللہ صاحب ایک مضمون بعنوان "آہ سرد یعنی دل کا درد" صفحہ ۹ پر شائع ہوا ہے۔ جو فرقہ ناجیہ اہلحدیث وہابیہ کی پوری نشاندہی کرتا ہے۔ اس کو ہم باختصار بقدر الحاجت ناظرین فاروق کی دلچسپی کے لئے ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ مضمون نویس اپنے مضمون میں اہلحدیث کی اندرونی حالت کا اس طرح ذکر کرتا ہے:۔

جماعت اہلحدیث ایک حساس جماعت تھی۔ جو دن بدن بے عمل۔ مردہ دل اور بے حس ہو رہی ہے۔ اور اتفاق جیسی نعمت غیر مترقبہ کو دیدہ دانستہ ہاتھ سے کھو رہی ہے۔ آپ حیران ہوں گے۔ کہ آخر ان میں یہ تنزل اور انقلاب کیوں آیا؟ برادران اہل حدیث! گوش ہوش سے سنئے۔ ہمارے دل سے محبت اور ہمدردی مفقود ہو چکی ہے۔ سب سے بڑی وجہ جو ہمارے لئے باعث بربادی ہو رہی ہے۔ وہ باہمی نااتفاقی۔ تشتت اور بغض ہے۔ ہم میں نہ ہمدردی ہے۔ اور نہ غمگساری بلکہ جماعت کی کشتی منجدھار میں ہچکولے کھا رہی ہے۔ اور خود غرض ناخدا ہیں۔ جن کو نہ جماعت کی بربادی کا غم اور نہ جانبری کی مسرت کا خیال ہے۔ راقم الحروف اپنی تنگ نظر کو جس وقت جماعت اہلحدیث کے موجودہ رویہ کی طرف دوڑاتا ہے۔ تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بے ساختہ زباں سے نکلتا ہے۔ ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانندی مشن

ویدک دھرم اسلام کی چوکھٹ پر

سماجی دوستوں کی توجہ کے لائق

غور کر کے اسے پڑھو پیارو ٭ یہ خدا کے لئے نصیحت ہے
خاکساری سے ہم نے لکھا ہے ٭ نہ تو سختی ہے نہ کوئی شدت ہے
قوم سے مت ڈرو خدا سے ڈرو
آخر اسکی طرف ہی رحلت ہے

(یہ مضمون بہت دنوں سے لکھا ہؤا آیا تھا۔ مگر بوجہ عدم گنجائش و مصروفیت جلسہ سالانہ شائع نہ ہو سکا۔ اسلیئے میں مضمون نگار سے معافی کا خواستگار ہوں۔ ایڈیٹر)

چودہ سو سال ہوئے۔ کہ ملک عرب کے مقدس شہر مکہ میں جو ام القرےٰ ہے۔ خدائے علیم و خبیر کی طرف سے ایک رسول مبعوث کیا گیا۔ اس مقدس رسول نے باذن الٰہی ایک آواز بلند کی۔ ایسی آواز جسے دنیا والوں نے نحیف اور مِٹ جانے والی آواز قرار دیا۔ مگر وہ آسمانی آواز ملک عرب سے نکل کر دریاؤں اور سمندروں کو چیرتی ہوئی دیگر ممالک شرک و بدعت میں ایسی پھیلی کہ اللہ اکبر۔

بتوں کے پجاریوں اور حق و صداقت کے بدترین دشمنوں نے جب اس آواز کو سُنا۔ تو ان کو اپنی پڑ گئی۔ لگے اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے کر اب کیا کریں۔ مگر توحید خداوندی کا ڈنکا بجانے والے نے ایسوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ من یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین ہ کہ اے عرب و عجم اور دنیا کے دیگر حصہ میں بسنے والے لوگو۔ جو کوئی تم میں سے کسی دوسرے معبود کی پرستش کرے گا۔ وہ یاد رکھے۔ ہرگز مقبول الٰہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اب ان الدین عند اللہ الاسلام ہی کی آواز بحر و بر میں گونجیگی اعل ھبل کہنے والوں کا خاتمہ ہوگا۔ جھوٹے معبودوں کی الوہیت خاک میں ملے گی تثلیث کے حامیوں اور تناسخ کے چکر میں آنے والوں نے اس آواز پر بُرا منایا۔ اور آپے سے باہر ہو کر نور خداوندی کو بجھانے کے درپے ہو گئے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکٰفرون ہ

اسلام کیا لایا؟

اسلام اقوام عالم کے لئے خدا کی وحدانیت کا ایک پیغام لایا۔ اس نے کہا۔ کہ اے مختلف اقوام کے لوگو۔ جو خالق حقیقی کو چھوڑ کر معبودانِ باطلہ کی پرستش کر رہے ہو۔ یاد رکھو۔ الھۃ الا اللہ لفسدتا۔ اگر زمین و آسمان میں معبود حقیقی کے سوا کوئی اور الٰہ ہوتا۔ تو نظام عالم میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھتی۔ لیس کمثلہ شیءٌ۔ کوئی چیز اسکی مثل نہیں۔ تم اس امر کی منادی کرو۔ کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ یعنی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اس کے صادق رسول ہیں۔ پھر اسلام نے کہا۔ کہ اے اقوام عالم۔ میرا بھیجنے والا واللہ یدعوا الٰی دار السلام تم کو صلح و آشتی کی طرف بلاتا ہے۔ تاکہ تم سب لوگ ایک اسٹیج پر آ کر اپنے پیدا کرنے والے مولیٰ کی رضا حاصل کر سکو۔

آخر اسلامی عقیدہ مان لیا گیا

ابتدا میں تو تثلیث کے اجارہ داروں اور ویدک دھرم کے شیدائیوں کی طرف سے بہت کچھ شور برپا کیا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ہم لاتعداد دیوتاؤں کی جگہ ایک خدا کی پرستش کرنے لگ پڑیں۔ مگر آخر کار انہیں اسلام کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ حالانکہ ان کی مذہبی پستکوں میں لکھا تھا۔ کہ

"اے انسانو! جیسے عالم چھوٹے بڑے پدارتھوں (اشیاء) کو جان حسب لیاقت کاروبار کو کامیاب بناتے ہیں۔ ویسے ہی اور لوگ بھی کریں۔ سب لوگوں کو چاہیئے۔ کہ رعایا کے محافظ ایشور اور راجہ کی آگیا (حکم) سیون (تعمیل) اور اپاسنا (عبادت) ہمیشہ کیا کریں" (تفسیر یجر وید سوامی دیانند جلد دوم صفحہ ۱۰۴)

ممکن ہے۔ بعض دیانندی مہاشے اس حوالہ پر شور مچائیں۔ اور کہیں۔ کہ نہیں جناب۔ اپاسنا کے معنی عبادت کے نہیں۔ اسلیئے خاکسار جھوٹوں کو گھر تک پہنچانے کے لئے انہیں کے ہی گھر سے بطور نمونہ دو تین حوالے ناظرین کے سامنے رکھتا ہے۔ سوامی دیانند جی اسلام کا اثر قبول کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس برہم (ایشور) کو چھوڑ کر دوسرے کی اپاسنا (عبادت) نہیں کرنی چاہیئے"
(ستیارتھ پرکاش ب صفحہ ۲۴۳)

پھر اسی طرح رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو کے صفحہ ۸۷ پر لکھا ہے۔

"اس ایشور کے سوائے کسی دوسرے کی اپاسنا (عبادت) ہرگز نہیں کرنی چاہیئے"۔
اور دیکھئے۔

"روشن دماغ جن کے چہرے سے جلال برستا ہے۔ اور دھیان لگانے والے یوگی متواتر یوگ ابھیاس (ریاضت) اور اپاسنا (عبادت) کے وقت ناڑیوں کو روکتے ہیں"۔ (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو صفحہ ۹۱)۔

دیکھا ناظرین۔ ان حوالجات میں بھی مترجم نے بریکٹ ڈال کر اپاسنا کے معنی "عبادت" ہی کے لکھے ہیں۔

پنڈت شانتی پرکاش اور دیگر دیانندی مہاشو!

یہ کس دھرم کی تعلیم کا اثر ہے۔ کہ آج وے لوگ بھی جو لاتعداد دیوتاؤں کی پرستش کرنے والے تھے۔ ایک پرماتما کی اپاسنا کے گیت گاتے نظر آ رہے ہیں۔ ڈاکٹر تارک ناتھ داس صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی اپنے مضمون میں جو ۸ جون ۲۷ء آریہ اخبار تیج کے پرچہ میں شائع ہؤا تھا۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آریوں کے مذہبی فلسفہ کی ترقی کا پتہ اس سے چلتا ہے۔ کہ کثرت پرستی وحدت پرستی میں تبدیل ہو گئی۔ اندر۔ دون اور مختلف دیوتاؤں کی جگہ ایک پرماتما کی پوجا ہونے لگی"۔

بولو بے تعصب سماجی دوستو! اسلام تیری صدا ہی ہے۔

اسلامی تعلیم اور ویدک تعلیم

پھر پیارے مذہب اسلام نے کہا۔ کہ اے دنیا میں بسنے والی مختلف قومو۔ تم میں سے کوئی قوم حقیر نہیں۔ خدا کے حضور تم سب معزز اقوام ہو۔ بشرطیکہ تم اسکی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھو۔ دیکھو۔ جو مقدس رسول تمہارے پیدا کرنے والے خدا کی طرف سے مجھے لایا۔ اس نے کہا۔ یٰایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا پھر فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔ تم میں سے بڑا وہ ہے۔ جو متقی ہے۔

آہ! کیسے ظالم ہیں وہ لوگ جو خدا کی مخلوق کو دھتکارتے ہوئے خدا کے خوف سے نہیں ڈرتے۔ دیکھئے اسلام نے تو تمام لوگوں کو اپنی آغوش میں لیتے ہوئے مندرجہ بالا پوتر تعلیم پیش کی۔ مگر ویدک دھرم ہاں وہ ویدک دھرم جس کے پیرو آج کل اچھوت اقوام کو اپنی تعداد بڑھانے کے لئے اپنے اندر ملانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ کہتا ہے:۔

(۱) "شودر اگر وید کو سُن لے۔ تو اس کے کانوں میں پگھلا ہؤا سیسہ اور لاکھ بھروا دینی چاہیئے۔ شودر شمشان (مرگھٹ) کی مانند ہے۔ لہٰذا اس کے نزدیک وید نہیں پڑھنے چاہئیں۔ شودر کو اپدیش بھی نہیں دینا چاہیئے"۔ (منقول از اخبار آریہ منتر آگرہ شتابدی نمبر صفحہ ۳۵)

پھر منو سمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۹۶ میں لکھا ہے۔

(۲) "اگر نیچ ذات یا کم لیاقت والا آدمی لالچ سے بڑی لیاقت والوں کے کام سے گزارہ کرے۔ تو راجہ اسکی تمام دولت ضبط کر کے ملک سے باہر کر دے"۔

پھر منو سمرتی ادھیائے ۱۰ شلوک ۱۴ میں لکھا ہے۔

(۳) "کسی اتہاس (تاریخ) میں یہ نہیں پایا جاتا۔ کہ مصیبت کے وقت بھی براہمن یا کشتری نے کسی شودر کی لڑکی سے شادی کی ہے"۔

(۴) "براہمن کے نام میں لفظ منگل یعنی خوشی اور کشتری کے نام میں بل یعنی طاقت اور ویشیہ کے نام میں لفظ دھن یعنی دولت اور شودر کے نام میں لفظ نند یعنی تحقیر شامل کرنا چاہیئے"۔
(منو سمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۳۱)

اُف۔ اس قدر ظالمانہ تعلیم خدایا تیری پناہ!

ویدک تعلیم کا اثر

معزز ناظرین۔ اسی ظالمانہ ویدک تعلیم ہی کا اثر ہے۔ کہ جا بجا ہندو لوگ اچھوت اقوام پر وہ وہ ظلم ڈھا رہے ہیں۔ کہ ایک پتھر دل انسان کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔ کہ اے ظالمو۔ کچھ تو خدا کے خوف سے ڈرو۔ چنانچہ "ملاپ" ۲ اکتوبر ۲۵ء صفحہ ۹ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرچہ میں ایک خبر شائع کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

" روڑ بریاگ سے ایک واقعہ کی خبر ملی ہے۔ کہ ایک اچھوت بھائی ستمبر کے شروع ہفتہ میں شام کے وقت جبکہ اندھیرا ہو گیا تھا۔ روڑ بریاگ کی دھرم شالہ میں پہنچا۔ اور جب اسکو یہ معلوم ہوا۔ کہ رات کو یہاں شیر آتا ہے۔ تو اس نے دھرم شالہ کے چپڑاسی سے استدعا کی۔ کہ وہ (رات کو) اسے کسی کونے میں اندر پڑا رہنے دے۔ تاکہ (شیر کے حملے سے) بچ جاوے مگر بے رحم چپڑاسی نے کچھ دھیان نہ دیا۔ اور (مندر۔ دھرم شالہ) کا دروازہ بند کر دیا۔ اور وہ بے چارہ باہر ہی ڈر کے مارے ایک طرف پڑ رہا۔ اخیر رات کو شیر آیا۔ اور اس نے اس (اچھوت) پر حملہ کیا۔ چونکہ آدمی مضبوط تھا۔ مرتا کیا نہ کرتا کے مطابق اس نے شیر کی گردن ہاتھ سے دبائی۔ اور شور مچایا۔ کہ میں نے شیر کو پکڑ لیا ہے۔ جلد مارو۔ مگر (اونچی ذات کے) چپڑاسی نے دروازہ نہ کھولا۔ اور نہ کسی قسم کی مدد دی۔ آخر کار شیر نے بہت سے پنجے مارے اور گردن وغیرہ پر سخت زخم آ گئے۔ جس سے اچھوت کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ شیر نے بھی اسکو چھوڑ دیا۔ اور اب وہ اس وقت شری نگر (گڑھوال) میں زیر علاج ہے۔ حالت بہت نازک ہے۔"

بتاؤ۔ دیانندی مہاشو کیا اسی ظالمانہ تعلیم کا جھنڈا مکہ اور مدینہ ہر دو مقدس شہروں میں گاڑنا چاہتے ہو۔ ہاں پھر انصاف سے بتاؤ۔ کہ کیا اسی پوتر تعلیم کا اپدیش تم سنسار میں کرتے ہو۔ یا شہزادۂ امن حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہوئی مقدس تعلیم سے سبق سیکھو کہ امن و امان کا پرچار؟ کیا اسی برتے پر تم کہتے ہو۔ کہ " اسلام وہ پہلے زمانہ کا اسلام نہیں رہا"۔ (پرکاش ۶ نومبر ۳۸ء) کچھ ہوش کرو۔ ورنہ عاقبت برباد ہو جاوے گی۔

اسلامی مساوات کا اثر

ناظرین! آپ نے دیکھ لیا۔ کہ ویدک دھرم کس قسم کی نارواؤں اور انسانیت کو کچلنے والی تعلیم پیش کرتا ہے۔ اور یہ بھی ملاحظہ فرما لیا۔ کہ اسلام نے کس قدر فراخدلی کا ثبوت دیتے ہوئے مخلوق خدا کے لئے راحت اور آرام کی تعلیم پیش کی ہے۔ اب جو دیانندی مہاشے اور ان کے اخبارات مساوات۔ مساوات کا ڈھنڈورا پیٹتے نظر آتے ہیں۔ تو یہ کس مذہب کی تعلیم کا اثر ہے۔ اسلام اور صرف اسلام ہی کی تعلیم کا یہی وجہ ہے۔ کہ اچھوت اقوام کے عاقل لوگ دیانندی مہاشوں کی حقیقت تاڑ کر اسلام جیسے رحیم دھرم کو قبول کر رہے اور لکھ رہے ہیں۔ کہ

" میرے خیال میں دنیا میں مذہب اسلام ہی ایسا ہے۔ جو ہم کو نجات دے سکتا ہے۔ اور اسی کے آغوش میں ہم معاشرتی اور مذہبی رفعت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تسلیم شدہ امر ہے۔ کہ دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جس میں اخوت و مساوات اور عملی ہمدردی اس قدر بلند درجہ پر پہنچ گئی ہو۔ جیسی کہ اسلام میں"۔ (اچھوت لیڈر مسٹر کے سکا مارن بی۔ اے از الامان دہلی ۶ نومبر ۱۹۳۱ء)

پھر اسی طرح رائے بہادر سر چھوٹو رام کا بیان ہے۔ کہ

" دنیا بھر کے مذاہب میں اسلام ہی ایک مذہب ہے۔ جو تمام انسانوں کو ایک مساوات کا درجہ دیتا ہے۔ اور مذہبی میدان میں کسی کو چھوٹا یا بڑا نہیں سمجھتا۔ اور اسلام نے ہی اچھوتوں کے سوال پر بالواسطہ یا بلاواسطہ اثر کیا ہے"۔ (تقریر کونسل ۱۹۳۲ء)

سچ ہے۔ ؎

سب ایک ہیں برہمن و شودر سیاہ و سفید
اسلام میں تمیز نہیں ذات پات کی

دیانندی مہاشوں سے ایک سوال

اے دیانندی مشن کے پرچارکو۔ کہیں بتلا سکتے ہو۔ کہ ویدوں نے غیر اقوام کو بھی آریہ بنانے کا آ گیا (حکم) اپنے ماننے والوں کو دیا ہے۔ اگر نہیں دیا اور واقعی ہی نہیں دیا۔ تو پھر صاف صاف کہو۔ کہ آیا تم کسی مذہب کی تقلید کر رہے ہو۔ کیا اسی کی نہیں؟ جس کو مٹانے کا ایڑی سے چوٹی تک زور لگا رہے ہو۔ یعنی اسلام۔ واہ مجاہد۔ تو نے تو خوب پتے کی کہی۔ ع

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

نکاح بیوگان اور آریہ سماج

کہنے کو تو سب مذاہب والے کہیں گے۔ کہ اجی ہمارے مذہب نے عورت کی عزت کو قائم کیا۔ مگر یہ بھی ان کی لاف زنی ہے۔ ورنہ حقیقت الامر یہ ہے۔ کہ ایسے مذاہب نے صنف نازک پر وہ وہ ستم کئے۔ کہ چپ ہی بھلی۔ کیا زمانہ اس بات سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ اہل ہنود میں یہ بد رسم دیر سے چلی آتی تھی۔ کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا۔ تو اس بے چاری مظلومہ کو بھی ساتھ ہی جلایا جانا باعثِ فخر خیال کیا جاتا تھا۔ غور تو کرو۔ یہ اسلام کا کس قدر احسان ہے صنفِ نازک پر کہ اس نے عورتوں کو ایک نئی زندگی دلائی ہے۔ جسے فرقہ نسوان ہرگز ہرگز فراموش نہیں کر سکتا۔ جہاں صنف نازک پر اسلام کے اور بہت سے احسان ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی ہے۔ کہ اسلام کہتا ہے۔ کہ اے عورت جب تیرا خاوند اس جہان سے کوچ کر جائے۔ تو تجھے چاہیئے۔ کہ کسی اور شریف انسان سے نکاح کر لے۔ کیونکہ ھن لباس لکم وانتم لباس لھن۔ پھر فرمایا وانکحو الایامیٰ منکم۔ پہلے تو اس پر نہایت شد و مد سے اعتراض کئے گئے۔ اور کہا گیا۔ کہ " براہمن کھشتری اور ویش دونوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد کا پنروواہ نہ ہونا چاہیئے"۔ (ستیارتھ پرکاش ب ۴ ص ۱۳۰)

مگر جانتے ہو۔ گرو جی کے چیلوں نے مندرجہ بالا حکم کا کہاں تک پاس کیا۔ سُن لو۔ آریہ اخبار تیج ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۷ء لکھتا ہے:-

" ایک صحت ور عورت کو ماں بننے کے حق سے روکنا ایک نہایت ہی شدید ظلم ہے۔ جو اس پر روا رکھا جاتا ہے۔ مگر یہ ظلم ہم اپنی زندگی کے ہر ایک منٹ میں کر رہے ہیں"۔

بھولے بھٹکے سماجی دوستو! بتاؤ اب بھی اسلام کی صداقت پر تمہیں کچھ شبہ ہے۔ ہاں پنڈت شانتی پرکاش جی آپ بجا فرما رہے ہیں۔ کہ " یقیناً وہ دن قریب ہی ہے۔ جب .... آریہ سماج اور اسلام میں صرف الفاظ کا فرق رہ جائیگا"۔ (پرکاش ۶ نومبر ۳۸ء ص ۱۱ کالم ۳)

اسلام اور مسئلہ طلاق

پھر علاوہ مندرجہ بالا احسان کے اسلام نے صنفِ نازک پر ایک یہ بھی احسان کیا۔ کہ جب میاں بیوی کے حالات کشیدہ ہو جائیں۔ اور ہر دو کا گھر میں رہنا دشوار ہو۔ تو فرمایا۔ لاجناح علیکم ان طلقتم النساء۔ ایسی صورت میں مرد عورتوں کو طلاق دے سکتے ہیں۔ لیکن ویدک دھرم اس بارہ میں کہتا ہے۔ " عورت و مرد کا بچھوڑا کبھی نہ ہونا چاہیئے"۔ (ستیارتھ پرکاش ب ۴ ص ۱۲۹)

مگر قربان جاؤں میں اپنے مذہب پر کہ اللہ تعالیٰ ویدک دھرم کو بار بار اسی کی چوکھٹ پر لاتا ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار " ملاپ" نے ۲۶ نومبر ۲۷ء کے پرچہ میں ایک خبر شائع کی تھی۔ کہ " امرتسر ۱۲ نومبر کٹڑہ دولو کی ایک عورت مسماۃ رام بھائی نے اپنے خاوند کے خلاف اس بناء پر طلاق کی درخواست دی ہے۔ کہ مجھے وہ مارتا رہتا ہے۔ اور بدمعاشی کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ ..... خاوند نے پولیس کے ڈر سے اسے طلاق دے دیا"۔ پھر لطف کی بات تو یہ ہے۔ کہ جس اخبار میں پنڈت شانتی پرکاش جی آج کل بعنوان " ستیارتھ پرکاش کی چھاپ تفاسیر قرآن پر" اسلام کے خلاف مضامین لکھ رہے ہیں۔ اس میں ہی آج سے تین چار مہینے قبل بعنوان " ہندو عورتوں کے لئے حق طلاق" لکھا گیا تھا۔ کہ کچھ عرصہ سے آواز آ رہی ہے۔ کہ ہندو عورتوں کو بعض مجبوری کی حالتوں میں **طلاق دینے کا حق حاصل** ہونا چاہیئے۔ یہ آواز اکیلے پرشوں کی نہیں۔ اس میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ اسی سلسلہ میں عملی قدم بھی اٹھایا جا رہا ہے۔ ......

(آخر میں دبی آواز سے کہا گیا ہے۔ مجاہد) ہاں ہم یہ ضرور کہیں گے۔ (کہ) جو آج حق طلاق کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ کل پچھتائیں گے۔" (اخبار پرکاش ۲۶ جون ۱۹۳۸ء ص ۵ کالم ۱)

ہے دیانند تو نے تو سماج کے ممبروں کو گمراہی کے عمیق گڑھے میں گرانا چاہا۔ مگر ہمارا خدا کب اپنی مخلوق کو باطل کی تقلید کرتے دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ ضرور آریہ سماج چھوڑ تمام اقوام کو اسلام کے جھنڈے تلے لائیگا۔ کیونکہ اسی میں دنیا کی نجات ہے معاندین اسلام کی کوششیں بے سود اور لاحاصل ہیں۔ آخر کار وہ نامرادی سے حصہ لیں گے۔ کیونکہ یہ ہمارے رب کا وعدہ ہے۔ جس کا کہنا خطا نہیں جاتا۔ مگر خوش قسمت ہے وہ جو اب سمجھے۔

پنڈت شانتی پرکاش مناظر آریہ سماج سے خطاب

پنڈت جی۔ خدا لگتی کہتا ہوں۔ کہ آپ نے اخبار " پرکاش" ۲۰ نومبر ص ۱۱ کالم ۱ پر جو کچھ لکھا۔ وہ محض غلط بیانی کرتے ہوئے لکھا۔ ورنہ آپ کو چاہیئے تھا۔ یوں لکھتے۔ کہ

" آج کا ویدک دھرم رشی دیانند کے ویدک دھرم سے مختلف ہے۔ ..... جب تک ویدک دھرم عین اسلام نہ بن جائے۔ یہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ دونوں کے ملاپ کا وقت کونسا ہو گا؟ ہاں جو کچھ ہو رہا ہے۔ مبارک ہے۔ آج ویدک دھرم کے نام لیوا قرآن شریف اور پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہزار مخالفت کریں۔ لیکن یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن شریف کے وجود سے ہی ویدک دھرم میں اتنے بھاری انقلاب ظہور پذیر ہو رہے ہیں"۔

کیا ہی اچھا ہو۔ اگر پنڈت جی مہاراج بذریعہ اخبار ہذا اس صداقت کا اظہار فرما دیں۔ مگر اس امر کی ان سے امید کب؟ خدایا ان کی حالت پر رحم فرما۔ اور انہیں اسلام کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ پیارے سجنوں سے اگر اب بھی نہیں سمجھے۔ تو پھر تم سے خدا سمجھے

احمدی دوستوں سے خطاب

بالآخر میں احمدی دوستوں کی خدمت میں بھی عرض کرتا ہوں کہ بجا ہے۔ وقت قریب ہے۔ کہ تمام اقوام عالم اسلام کے سامنے ہی سر تسلیم خم کریں گی۔ کیونکہ یہ آسمانی نوشتہ ہے۔ جو ٹلنے کا نہیں۔ مگر آپ لوگوں کو بھی چاہیئے۔ کہ حضرت محمود ایدہ اللہ کی ہر تحریک پر دل و جان سے لبیک کہیں۔ اسی میں اسلام کی ترقی مضمر ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی مقدس وجود کے ذریعہ اسلام کا بول بالا کرنا ہے۔ یہی وہ " فضل عمر" ہے۔ جس کے زمانہ میں حق تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ تمام گمراہیاں دور ہو جائیں۔ اور اسلامی آفتاب اپنی پوری آب و تاب سے چمکے۔ بھولے بھٹکے نجات پائیں۔ عیسائی تثلیث کو چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش کرنے لگ پڑیں۔ ویدوں والے بھی پوری اسلام کی اطاعت کریں۔ " ایک ہی مذہب ہو۔ اور ایک ہی پیشوا"۔ پس چاہیئے۔ کہ کوئی احمدیت کا شیدائی اس وقت تک سوئے نہیں۔ جب تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پرچم ہر جگہ لہراتا نظر نہ آئے۔ اے اللہ تو ہماری امیدوں اور ارادوں کو کامیاب بنا۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی ممبر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان دارالامان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن!

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہ تھے؟

ع آؤ آؤ مل کے بیٹھیں غیریت اچھی نہیں

مولوی محمد علی صاحب جب اپنے رفقاء و احباء کے ساتھ قادیان کی متبرک اور پر انوار بستی سے اعراض کر کے لاہور میں آ ڈٹے۔ تو انہوں نے ایک اور شاخ کی امارت کو ہاتھ میں لیا۔ اور اپنے طور پر ایک بڑا ہی میدان مار بیٹھے۔ مگر اب حیران تھے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا۔ کہ بندۂ خدا۔ تم قادیان کی بستی سے کیوں چلے آئے۔ وہاں پر تو تمہارے مقدس امام نے جنم لیا۔ وہاں پر تو تم نے اپنی زندگی کے دن گزارے۔ آخر ہوا کیا۔ جو تم وہاں سے چلے آئے۔ تو اسے کیا جواب دیں گے۔ یہ تو جواب معقول نہ ہوگا۔ کہ ہماری امیدیں حسرتیں بن گئی ہیں۔ ہم بے نیل و مرام رہے۔ جماعت کی نظر انتخاب ہم پر صاف گزر کر میرزا محمود پہ جا پڑی۔

ہم کو تو ہر کوئی کہے گا۔ کہ بھئی واہ تم اچھے آدمی ہو۔ اتنی سی بات پر قادیان چھوڑ دیا۔ خدا تعالے نے خدمت لینی ہے۔ کسی سے لے۔ تم نے خدمت کرنی ہے۔ سپاہی بن کر بھی کر سکتے ہو۔ سردار بن کو بھی خالد بن ولید کی مثالیں پیش کریں گے۔ اور پھر جواب بن نہ آئے گا۔ چاہیئے۔ کہ کوئی تدبیر سوچیں۔ دماغ لڑانے لگے۔ تھے ایم۔ اے یعنی Master of Art اور اس پر وکیل سوچتے سوچتے ایک تدبیر آپ کے ذہن میں آ ہی گئی۔ اور وہ کیا؟

انتقام کی آگ تو سینہ میں مشتعل تھی ہی۔ سوچا کہ غیر احمدیوں کو ساتھ ملا کر ان کو مٹا دیں یہ تجویز سنتے ہی تمام حاشیہ نشین پھڑک اٹھے۔ کہ بھئی واہ خوب سوجھی۔ مگر کہا۔ کہ جناب میر کاروان صاحب۔ ذرا بدلنا آہستہ آہستہ ہے۔ یکدم تو بدلا نہیں جائے گا۔ مکان پہ پہنچنے کے لئے سیڑھی بسیڑھی ہی چڑھا جاتا ہے۔

بہت سے ردّ و کدّ کے بعد یہ معاملہ طے پایا۔ کہ آؤ پہلے مسیح زماں کی نبوت کو صرف محدثیت کا جامہ پہنا کر گول مول بحث میں لا کر دنیا کو اپنے ہمراہ ملائیں۔ بس پھر کیا تھا۔ علے الاعلان کہنا شروع کر دیا۔ بھئی یاد رکھو۔ ہمیں تو قادیانی جماعت کے ممبر نہ جانو۔ مت خیال کرو۔ کہ ہم اپنے امام کو نبی مانتے ہیں۔ توبہ توبہ۔ مدعی نبوت تو ہمارے نزدیک کافر ہے۔ ارے ہم تو مجدد مانتے ہیں مجدد۔

حیلہ تو خوب سوچا تھا۔ اب ضرورت تھی دلائل و براہین کی۔ اس کا بھی علاج سوچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو پڑھنا شروع کیا۔ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کی طرح تحریرات کی کتر و بیونت کی۔ اور اس پر ناز کرنے لگے۔ اور بڑے صوفیانہ لباس میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کا دم بھرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ تم لوگ تو بڑے ہی عجیب ہو۔ حضور کو نبی مان کر تو تم احمدیت میں روک بن رہے ہو۔ آؤ مجدد مان کر دیکھو۔ دنیا بھاگی بھاگی آتی ہے۔ یا نہیں۔ مگر ؎

وائے ناکامی فلک نے تاک کر توڑا اسے
میں نے جس ڈالی کو تاکا آشیانہ کے لئے

لوگوں نے کہا۔ بات صاف ہے۔ حضرت میرزا صاحب کی تحریرات بھی صاف ہیں۔ وہ جگہ جگہ فرماتے ہیں۔ میں نبی ہوں۔ میں نبی ہوں۔ مانیں گے تو نبی ہی مانینگے ورنہ نہیں مانیں گے۔ اب حوالے پر حوالے شائع ہو رہے ہیں۔ اور کیا بھولے بن کر کہہ دیتے ہیں۔ اجی میرزا صاحب تو شروع سے لے کر اخیر تک اپنے آپ کو محدث ہی کہتے رہے۔ بہتیرا سمجھایا۔ کہ جناب والا۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ حضور ۱۹۰۱ء تک اپنی ذات کو محدث تک ہی سمجھتے رہے۔ اور نبوت سے انکار کرتے رہے۔ مگر یہ انکار صرف اسلئے تھا کہ آپ سمجھتے تھے۔ کہ میں اس قابل نہیں۔ خدا اپنی وحی میں نبی شروع سے ہی کہتا تھا۔ مگر آپ اس سے مراد محدثیت لیتے رہے۔ دعویٰ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ جب حضور نے دیکھا۔ کہ بارش کی طرح میرے پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اور کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ مجھے حاصل ہے۔ اور خدا تعالے بار بار اپنی وحی میں میرا نام نبی ہی رکھتا ہے۔ تو مجھے باور ہو گیا۔ کہ درحقیقت میں نبی ہوں۔ یہ مقام جس کو میں محدثیت قرار دیتا رہا۔ دراصل نبوت کا ہی مقام ہے۔ اور بعد اس کے آپ ہمیشہ اپنے اس مقام کو محدثیت کا نہیں بلکہ نبوت کا مقام قرار دیتے رہے۔ مگر یہ اہل پیغام منہ کھول کر ابتک یہی کہتے جا رہے ہیں۔ کہ نبی نہیں ہے۔ نبی نہیں ہے۔ مسیح وقت نے کہہ بھی دیا۔ ہم ہیں نبی اللہ۔ مگر ان کی زبان پر آج تک حرف مجازی ہے۔

بہتیری دفعہ ان کو یہ بتایا۔ کہ حضور نے فرمایا ہے:۔

”جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس قسم کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے رسول اور نبی پکارا ہے۔ سو اب بھی ان معنوں سے رسول اور نبی سے انکار نہیں کرتا۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صلی)

مگر حوالہ کا ان کے دماغوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ ؎

زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد۔

اور پہلے سے بھی زیادہ تیز ہو گئے۔ اور مجموعہ اشتہارات فروری ۱۸۹۲ء کو اٹھا اٹھا کر بڑے ہی ناز اور تمکنت سے ایک حوالہ ہمارے سامنے پیش کرنے لگے۔ مگر وہ کیا جانیں۔ کہ لوگ ایسی باتوں سے ان کے قابو میں آنے کے نہیں۔ وہ حوالہ کیا ہے۔ میں اسے من و عن درج کئے دیتا ہوں۔

” اما بعد تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں۔ کہ محدث ایک معنوں میں نبی ہوتا ہے۔ یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے۔ یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنے بیان کئے گئے ہیں ورنہ حاشا و کلّا نبوت حقیقی کا دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۳۷ پر لکھ چکا ہوں۔ میرا اس بات پر ایمان ہے۔ کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ سو میں تمام مسلمانوں بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں۔ اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں۔ تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرکر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔“

مگر کیا ہی عجیب امر ہے۔ کہ یہ حوالہ اس وقت کا ہے۔ جبکہ خدا نے اپنے الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کہا۔ مگر آپ اس نبی کو نبی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس سے مراد محدثیت لیتے تھے۔ اور ہر صورت میں اپنے آپ کو نبی تصور کرنے کا اقرار نہ کرتے۔ بلکہ اس نبی کے لفظ کو محدث سمجھتے۔ تو اس حوالہ کی موجودگی ان کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیونکہ اس وقت آپ اس نبوت کو جس کا الہام میں ذکر ہے۔ محدثیت سے بالاتر نہ جانتے تھے۔

پس حضور کا یہ فرمانا عین بجا تھا۔ اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس وقت اپنے عقیدہ کے مطابق آپ نے صحیح کہا۔ مگر پیغامی دوست اسی پر برابر مصر ہوں۔ اور کہیں جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ لفظ نبی جس جگہ پر بھی آئے گا۔ مٹا دینا چاہیئے۔ اور اسے محدث سمجھ لینا چاہیئے۔ تو یہ بات غلط ہے کیونکہ اگر ان کا یہی مطلب ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس طرح کہ حضور نے اس تحریر کے بعد کچھ عرصہ نبی کا لفظ لکھنا بند کر دیا۔ ۱۹۰۱ء کے بعد بھی نبی کا لفظ بار بار اپنی کتابوں میں نہ لکھتے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ۱۹۰۱ء کے بعد کی کوئی کتاب نہیں۔ کہ جس میں آپ نے اپنے آپ کو بار بار نبی نہ کہا ہو۔ اور اس نبوت کو محدثیت سے بالاتر نہ ٹھہرایا ہو۔

دراصل حضور نے یہ اسلئے لکھا۔ کہ غیر احمدی تو نبی اسے ہی سمجھتے ہیں۔ کہ جو شریعت لے کر آئے۔ تو حضور نے ان کے متعلق یہ بات لکھی ہے۔ کہ وہ لوگ اپنی اصطلاح میں محدث اس کو سمجھتے ہیں۔ کہ جس حیثیت کا میں ہوں۔ جو کوئی شریعت نہ لائے۔ نبی وہ صرف شریعت لانے والے کو کہتے ہیں۔ تو یہ ان کو کہا ہے۔ کہ تم محدث ہی سمجھ لو۔ کیونکہ دراصل جو مقام محدث کا تمہارے ذہنوں میں ہے۔ میری نبوت کا مقام اسی کے برابر ہے۔

دوسرے یہاں الفاظ ہیں۔ کہ اگر ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں۔ تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور کر لیں۔ تو یہاں ان کا ان الفاظ سے تکلیف محسوس کرنا ان الفاظ کے کاٹنے کا موجب ہے۔ تو کیا اس سے آپ کی نبوت کی نفی ہو گئی۔ ہرگز نہیں۔ صلح حدیبیہ میں جب صلح کی شرائط لکھی جا رہی تھیں۔ تو آنحضرت صلعم نے اپنے نام کے آگے سے رسول اللہ کا لفظ خود کاٹ دیا تھا۔ کیونکہ یہ ان کفار کو شاق گزرتا تھا۔ تو کوئی غبی اور احمق ہی اس سے یہ نتیجہ نکالے گا۔ کہ آپ نے اپنی نبوت کے مقام سے انکار کر دیا۔ نہیں۔ بلکہ وہ ایک وقتی بات تھی۔ اس وقت یہی مناسب تھا۔ تو جب آنحضرت صلعم کا رسول اللہ کا لفظ کاٹ دینا آپ کی نبوت کی نفی نہیں کرتا۔ تو حضرت صاحب کا یہ فرمانا کس طرح آپ کی نبوت کو دور کرتا ہے۔

تیسرے اگر پھر بھی ہٹ دھرمی اور فتنہ سے

بازنہ آئیں۔ تو ذرا پیغامی اصحاب اپنے دماغوں کو دوڑائیں۔ اور حضور کی مندرجہ ذیل تحریرات سے لفظ نبی کو کاٹ کر محدث رکھ کر پڑھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کر کے دکھائیں۔

(۱) "چونکہ میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں۔ جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اسلیئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵،۲۶)

(الف) اب اسجگہ محدث کا لفظ بجائے نبی کے رکھیں۔ تو فقرہ اس طرح ہوگا "اس لیئے خدا نے میرا نام محدث رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے"۔ تو گویا اس کے یہ معنی ہوئے۔ کہ محدث بھی ایسے ہوتے ہیں۔ جو کہ شریعت لائیں۔ اور یہ عقیدہ خلاف تحریرات از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہے۔

(ب) دوسرے اگر محدث کو بکثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہوا۔ تو محدث اور نبی میں کیا فرق رہا؟

(ج) اسی طرح "نبی اسکو کہتے ہیں۔ جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے"۔ یہاں بھی محدث رکھ کر دیکھ لیں۔ کہ کیا معنے بن جاتے ہیں۔

(۲) "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں مَیں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے مَیں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"۔

اب اگر یہاں بھی نبی کے لفظ کی بجائے محدث ہی سمجھ لیا جائے۔ تو اس کے یہ معنی ہوئے۔ کہ حضرت صاحب ہی ۱۳۰۰ سال میں محدث کا نام پا سکے۔ پہلے ۱۳۰۰ سال میں کسی نے محدث کا نام نہیں پایا۔ جو ایک صریح طور پر امت محمدیہ کی زبردست ہتک اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری تحریرات کے خلاف ہے۔

پس امر واضح ہے۔ کہ حوالہ مذکورہ بالا اشتہار ۵ رفروری ۱۸۹۲ء کا ہرگز یہ مفہوم نہیں۔ جو آج دکھلا دکھلا کر اور ممبروں سے اچک اچک کے ہمارے یہ پیغامی حضرات بمعہ اپنے پیروجوان کے کرتے ہیں۔ پس آئیں اور صلح کی طرف ہاتھ بڑھائیں۔ (کہ یہ عزیزیت اور دوری اچھی نہیں۔ آئیں اور اہلبیت کی دشمنی کر کے یزیدی خون اپنی رگوں میں رواں نہ کریں۔ پیغامی بھائیو۔ باز آجاؤ۔ خارجیوں کی طرح اعتراضات کر کے ان کے مثیل نہ بنو۔ (ڈاکٹر) قاضی محمد بشیر صاحب عاذل گوردوال ضلع سیالکوٹ)

تحریک جدید کے تبلیغی مشن

ملایا سٹریٹ میں تبلیغ احمدیت کی رپورٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ رپورٹ میں میں نے اپنے متواتر دو ماہ تک لمبے دورے کا ذکر کیا تھا۔ نومبر کے آخر میں واپس آکر اب پھر سنگاپور میں باقاعدہ کام خدا تعالےٰ کے فضل سے شروع کر دیا ہے۔ سنگاپور کی جماعت کی مالی حالت چونکہ ابھی بہت کمزور ہے۔ اس لئے لوگوں کو گھروں میں جا کر تبلیغ کی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ لوگ مکان پر بھی آجاتے ہیں۔

یہاں کے لوگ چونکہ احمدیت سے بہت ڈرائے گئے ہیں۔ اس لئے عموماً ملنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ لیکن جب بار بار ملا جاوے۔ اور ان کے سامنے واضح طور پر احمدیت کے عقائد رکھے جاویں۔ تو اکثر لوگ خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسے نکل آتے ہیں۔ جو اُنس کرنے لگتے ہیں۔ ہندوستان سے آنے والے علماء سو قریباً پندرہ سال سے یہاں یہی پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔ کہ احمدیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ ان کی شریعت اور نبی بھی اور ہے۔ لہٰذا ان سے ہرگز ملا نہ جاوے۔ اور نہ ہی ان کی باتیں سُنی جاویں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ یہ زہر بھی اب سمجھدار لوگوں کے دلوں سے دور ہو رہی ہے۔ اور وہ زمانہ دور نہیں ہے۔ کہ جب یہ ملک احمدیت کا عظیم الشان مرکز ان علاقوں میں بنیگا۔

کبھی کبھی اشتہاروں کے ذریعہ بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔ مگر باقاعدہ اشتہاروں کے شائع کرنے کے مالی کمزوری مانع رہتی ہے۔ اور یہی روک لیکچروں میں ہے۔ لاہور وغیرہ دیگر شہروں میں تو یہ انتظام ہے۔ کہ بعض جگہیں مخصوص ہوتی ہیں۔ جہاں مذہبی لوگ جمع ہو کر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ اور اس طرح بحث و مباحثہ کی صورت پیدا ہو کر تبلیغ کے اچھے مواقع نکل آتے ہیں۔ مگر سنگاپور میں ایسی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے عام لیکچروں کا کوئی رواج بھی یہاں نہیں ہے۔ ایک ذریعہ تبلیغ کا کتب ہے۔ سو جہاں تک ممکن ہوتا ہے مطالعہ کے لئے کتب بھی لوگوں کو دی جاتی ہیں اس ہفتہ میں بھی تین اشخاص کو دی گئیں۔

جماعت میں کئی شخص قرآن مجید پڑھنے والے ہیں۔ ایک دوست محمد عمرؓ صاحب نے تو قریباً تین سپارے ترجمہ سے پڑھ لئے ہیں۔ اور آئندہ سارا قرآن مجید ترجمہ سے ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو توفیق بخشے۔ اور دوسروں کو بھی حرص پیدا ہو۔

الحمد للہ۔ اس ہفتہ نَو اشخاص حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ اور بیعت فارم پُر کر کے حضور اقدس کی خدمت میں منظوری کے لئے ارسال کئے۔ اور اللہ تعالےٰ ان سب دوستوں کو استقامت بخشے۔ اور آئندہ نیک نمونہ قائم کرنے کی قوت عطا فرماوے۔

ان بیعت کرنے والوں میں ایک دوست جن کا نام حاجی ارشد گستی ہے۔ ان کے والد ریاست جوہر میں قاضی تھے۔ اور تمام ریاست میں بہت بڑی عزت اور شہرت رکھتے تھے۔ ان کا نام حاجی احمد گستی ہے۔ آج کل وہ مکہ میں رہتے ہیں اور وہاں کی زندگی ہی اختیار کر لی ہے۔ یہ عرب نہیں بلکہ ملائی ہیں۔ مکرمی حاجی ارشد گستی نہایت سمجھدار آدمی ہیں۔ ان کی ایک بیوی اور چار بچے ہیں۔ جو ان کے ساتھ ہی بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ وہ اپنے ایک لڑکے کو قادیان تعلیم کے لئے بھیجیں۔ وہ لڑکا یہاں تعلیم سے فارغ ہو چکا ہے۔

ایک چینا عورت نے بھی احمدیت کو قبول کیا ہے۔ اس کا اسلامی نام آمنہ رکھا ہے۔ نہایت نیک خیالات کی عورت ہے۔ اگرچہ ابھی ابھی اسکو سلسلہ کی صداقت کا علم ہوا ہے۔ اور اس نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ مگر وہ سلسلہ کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار ہو جاتی ہے۔ اور ہر بات جوش سے لیتی ہے۔ اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتی ہے۔ نہایت ذہین اور سمجھدار ہے۔ مکرمی محمد عمرؓ صاحب کی بیوی بی بی زلیخا نے بیعت فارم پُر کر دیا ہے۔ اس کے والدین سخت مخالف احمدیت ہیں۔ مگر لڑکی نے ان کا مقابلہ کیا۔ اور کہا۔ کہ میرا خاوند بے وقوف نہیں۔ تم دخل نہ دو۔ میں دیکھوں گی۔ اگر احمدیت سچی ہوگی۔ تو قبول کر لوں گی۔ ورنہ اس سے قطع تعلق کر لونگی الحمد للہ اسکی تسلی ہوگئی۔ اور اس نے بیعت کر کے فارم پُر کر دیا۔

میں اپنے تمام احباب جماعت کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ ان سب احباب کی استقامت کے لئے دعا کریں۔ اور آئندہ اس ملک میں اللہ تعالےٰ جلد جلد احمدیت کو ترقی عطا فرماوے۔ اور ان کے دلوں سے ظلمت کو دور کر کے ان میں نور اور حقیقی روشنی پیدا کرے۔ اور ان کی روحانی آنکھوں کو کھولے۔ تا کہ وہ اس روحانی سورج کو دیکھ کر قبول کر لیں۔ آمین۔ میری صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔ بیعت کرنے والوں کے نام یہ ہیں:-

(۱) حاجی ارشد گستی (۲) رحیمہ (۳) سلبیہ۔ (۴) یوسف گستی (۵) حوا (۶) امین گستی (۷) نیلی (۸) بی بی زلیخا (۹) آمنہ بی بی۔

(مولوی) غلام حسین ایاز مبلغ تحریک جدید سنگاپور

مسجد مبارک کی توسیع کی تجویز

۳ر جنوری کو اختتام انتظامات جلسہ سالانہ کی تقریب پر جو کارکنان جلسہ کا اجتماع ہوا تھا۔ جس کی رپورٹ اسی پرچہ میں دوسری جگہ شائع ہوئی ہے۔ اس موقعہ پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ نے جلسہ کے ایام میں مسجد مبارک میں جو بہت سے مہمان نماز تہجد پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے مسجد کافی نہ ہونے کے ذکر پر فرمایا۔ کہ "ارادہ ہے۔ کہ اسے بھی جلد وسیع کیا جائے۔ اس کے لئے جگہ حاصل کر لی گئی ہے۔ اور میں نے تجویز کی ہے۔ کہ ہر احمدی مرد و عورت سے ایک آنہ فی کس اور ہر احمدی بچہ سے خواہ وہ شیر خوار ہی کیوں نہ ہو ایک پیسہ فی بچہ (لڑکا ہو یا لڑکی) چندہ لیا جائے۔ اور اسمیں اس قدر پابندی کی جائے۔ کہ محلہ کے نادار لوگوں کی طرف سے بھی اہل محلہ یہ چندہ دیں بچے جو کماتے نہیں۔ اگر وہ بالغ ہوں۔ ان سے بھی ایک پیسہ ہی لیا جائے گا۔ اور جو شخص زیادہ دینا چاہے۔ وہ دس روپیہ تک دے سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اس طرح ایک کافی رقم مساجد کی توسیع کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔ اس تجویز پر پہلے قادیان میں عمل کیا جائے گا۔ اور پھر باہر تحریک کی جائے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبی کالم

باری کے بخار کا مجرب نسخہ

اگر کسی کو تیجا یا چوتھا یعنی جاڑا لگ کر بخار چڑھتا ہو۔ اور پھر اتر جاتا ہو۔ اور پھر دوسرے تیسرے یا چوتھے دن چڑھتا ہو۔ تو دو تولے نیم کی چھال لا کر کاڑھا بناؤ۔ کاڑھا پک جانے پر اتار کر مل کر چھان لو۔ بعد میں اس میں دھنیا اور سونٹھ پیس کر ملاؤ۔ اور پی جاؤ۔ اس طرح صبح و شام سات دن برابر کاڑھا پینے سے بخار ضرور اتر جاتا ہے۔

بواسیر کے مسے

اگر آپ کو مسے تکلیف دیتے ہوں۔ تو کڑوے نیم کے بیجوں کو تل کے تیل میں تل کر اسی تیل میں پیس لو۔ جس سے مرہم سی بن جائے گی۔ اس مرہم کو مسوں پر لگانے سے مسے یا گانٹھ گل کر گر جاتی ہے۔

دیگر۔ کڑوے نیم کے اکیس پتوں کو مونگ کی گھٹی ہوئی دال میں ملا کر گائے کے گھی میں تل لو۔ تل جانے پر اسے نکال کر پھینک دو۔ اور گھی رکھ لو۔ اکیس دن تک ایسا گھی کھانے سے بواسیر کے مسے گر جاتے ہیں۔ بڑی اچھی غریبی دوا ہے۔ اس سے یقیناً اس بیماری سے نجات مل جاتی ہے۔ پرہیز صرف اتنا ہی ہے۔ کہ نمک کم کھائیں اگر نہ کھائیں۔ تو اچھا ہے۔ (ماخوذ)

پیچش کا نسخہ

اگر آپ کو پیچش کی بیماری ہو۔ تو چھوٹی ہرڑ اور سونف کو گھی میں بھون کر پیس لو۔ اور مصری ملا کر ایک تولہ روز کھاؤ۔

ضعف بینائی کا نسخہ:۔ انسان جب سو کر اُٹھے۔ تو سب سے پہلے یہ کام کرے۔ کہ اپنا لعاب دہن یعنی تھوک انگلی میں لگا کر سرمہ یا انجن یا کاجل کی طرح دونوں آنکھوں میں لگا لیا کرے۔ اگر تندرست آنکھیں ہیں۔ تو کبھی بیمار نہ ہوں گی۔ اگر مریض ہیں۔ تو اچھی ہو جائینگی۔ ضعف بصارت کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اگر

چیدہ خبریں

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند عنقریب مستعفی ہو جانے والے ہیں۔ ان کی جگہ لارڈ بیرابورن (گورنر کلکتہ) وائسرائے ہوں گے۔

—— مولوی شوکت علی مرحوم کی جگہ مرکزی اسمبلی میں سر رضا علی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

—— سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ نئے سال کے شروع میں جاپان میں جبری بھرتی کا قانون نافذ کر دیا جائیگا۔

—— امریکن ایوانِ تجارت مقیم شنگھائی نے حکومت امریکہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ جاپان میں امریکن مال کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ امریکن تجارت پر بہت پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔

—— حکومت یو۔پی نے ۶ ہندو عورتوں کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا ہے۔

—— انجمن حمایت اسلام لاہور کو گولڈن جوبلی کے موقعہ پر ½۱ لاکھ روپیہ چندہ موصول ہوا۔

—— حضور نظام دکن نے ڈاکٹر اقبال مرحوم کی بیگم۔ دختر اور لڑکے کے لئے پچاس پچاس روپیہ ماہوار پنشن مقرر کی ہے۔

—— رشوت ستانی کو دور کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر لائل پور نے اپنے ماتحت سٹاف کو حکم دیا ہے۔ کہ دفتر میں خالی جیب آیا کریں۔

—— ڈیرہ اسماعیل خاں ۳؍ جنوری۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں واقع موضع کاٹھ گڑھ میں ستر کے قریب قبائلی ڈاکو گاؤں میں داخل ہو گئے۔ اور مکانوں کو آگ لگانی شروع کر دی۔ بعد میں انہوں نے گاؤں کو لوٹا۔ اور دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔

—— لاہور ۳؍ جنوری۔ جنرل سکرٹری گورو سنگھ سبھا لاہور تحریر کرتے ہیں۔ کہ:۔ " بمبئی کے انگریزی اخبار السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا کی اشاعت ۱۸؍ دسمبر ۱۹۳۸ء میں ایک انگریز مسٹر ایف جی۔ مارگن کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ اور ان کی مہارانیوں کے خلاف نہایت بیہودہ الزام لگائے گئے ہیں۔ اس مضمون کی اشاعت نے پنجاب میں ایک ناراضگی کی لہر پیدا کر دی ہے۔"

—— قاہرہ۔ یکم جنوری۔ مصری وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا فروری کے دوسرے ہفتہ میں ہندوستان پہنچیں گے۔

—— مردان یکم جنوری۔ حکومت افغانستان نے جرمنی سے بہت سا اسلحہ خریدا ہے۔ جو رفتہ رفتہ یورپ سے افغانستان پہنچایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پشاور ریلوے سٹیشن پر اس وقت تک ۵ گاڑیاں پہنچ چکی ہیں۔

—— لنڈن یکم جنوری۔ ہٹلر عنقریب برطانیہ سے مطالبہ کرے گا۔ کہ معاہدہ ورسیلز کی رو سے جرمنی نے دس کروڑ بیس لاکھ پونڈ جو بطور تاوان دیا ہے۔ وہ اسے واپس کیا جائیگا۔ ہٹلر فرانس سے بھی پچاس کروڑ پونڈ کی واپسی کا مطالبہ کرے گا۔

—— امرتسر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ ایک سکھ نوجوان نے گوردوارہ سے کسی کا جوتا چرا لیا۔ لیکن موقعہ پر پکڑ لیا گیا۔ سب انسپکٹر پولیس کے پوچھنے پر اس نے بتایا۔ کہ اس نے یہ فعل چوری کی نیت سے نہیں کیا۔ بلکہ بیکاری اور بھوک سے تنگ آ کر کیا ہے۔

—— مقامی پولیس لاہور نے ایک عادی "جیب کترے" کو گرفتار کیا ہے۔ اس کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ اس نے ایک مسافر کی جیب تراش کر چند روپے نکال لئے۔ لیکن مسافر کو اپنی جیب ہلکی ہو جانے کا علم ہوا۔ تو اس کے تعاقب میں بھاگا۔ اور اسے پکڑ لیا۔ جیب تراش تھا "چالاک"۔ روپے نہ اسکی جیب میں ڈالے۔ نہ اپنی میں۔ بلکہ نگل لئے۔ لیکن انہوں نے حلق سے نیچے اترنے سے انکار کر دیا۔ اب ہسپتال میں وہ روپے نکالے جائیں گے۔ اور جیل میں اسکی "چالاکی"۔

—— تازہ اطلاع ہے۔ کہ اطالوی حکام نے دو سو حبشیوں کو زندہ جلایا۔ اور بہت سے پادری اور حبشی سرداروں کو تیل کے اُبلتے ہوئے کڑاہوں میں پھینک کر بھون ڈالا ہے۔ اور کئی گرجا گھر جلا دیئے ہیں۔

—— چین اور جاپان کی جنگ بدستور جاری ہے۔ صلح کی ہر کوشش ناکام رہی ہے۔ سابق چینی وزیر اعظم نے بھی جنرل چیانگ کائی شیک کو صلح کا مشورہ دیا تھا۔ لیکن ٹھکرا دیا گیا۔ اور ساتھ ہی اسے اس مشورہ کی سزا کے طور پر اپنی پارٹی سے نکال دیا گیا۔ یہ دیکھ کر کہ چینی عوام حوصلہ ہار بیٹھے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر اپنے وطن سے غداری کر کے جاپان کی حمایت کر رہے ہیں۔ چینی غداروں کی عام گرفتاری کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ادھر جاپان بھی جنگ پر زیادہ سے زیادہ خرچ کر رہا ہے۔ چنانچہ اس نے نئے سال کے بجٹ میں چین میں لڑنے والی اپنی فوجوں کے لئے ۳۵۳ ملین سٹرلنگ کی رقم مخصوص کی ہے۔ یہ رقم گذشتہ سال کے بجٹ سے تقریباً ۵۹ ملین سٹرلنگ زیادہ ہے۔

—— یکم جنوری کو قبائلی لشکر نے برٹش فوج کے ایک دستہ پر حملہ کر دیا۔ اور دانا کیمپ کے باہر گولیاں چلائیں۔ فقیر اپی اور خلیفہ مہر دل لشکر کو منظم بنانے میں مصروف ہیں۔ بنوں کے نواحی دیہات پر ڈاکوؤں کے حملہ کا بھاری خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ دانا چھاؤنی کو جانے والا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔

—— ہائی کورٹ نے حال ہی میں ایک اپیل کا فیصلہ صادر کرتے ہوئے زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنے کے متعلق بعض ایسی واضح ہدایات دی ہیں۔ جو آئندہ کے لئے پولیس کی دلیل راہ ہو سکتی ہیں۔ ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنے کے لئے یہ لازمی ہے۔ کہ جس شخص کے خلاف کارروائی کرنی مطلوب ہو۔ اس کے خلاف معین الزامات کو ثابت کیا جائے۔ غیر معین الزامات کی بناء پر اس دفعہ کے ماتحت کارروائی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کسی شخص کے متعلق ثابت نہ کیا جائے۔ کہ وہ عادتاً ان جرائم کا مرتکب ہوتا ہے۔ یا مرتکب ہونے والا ہے۔ جن کی بناء پر اس دفعہ کے ماتحت کارروائی ہو سکتی ہے۔ اس وقت تک اس دفعہ کی مقتضیات کو بروئے کار نہیں لایا جا سکتا۔

—— پیرس کے ایک اخبار کا بیان ہے۔ کہ بحر اطلانٹک اور بحیرۂ روم کو ملا دینے کی دیرینہ خواب کی عملی تعبیر کا وقت آ گیا ہے۔ اس غرض کے لئے فرانس۔ برطانیہ۔ ہالینڈ کی حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے نوّے ملین پونڈ کے سرمائے سے ایک کمپنی قائم کی جائے گی۔ اور بارڈیو و لانوویل کے مقامات کے درمیان چار سو فٹ چوڑی نہر کھودی جائیگی۔ گویا نہر سویز کی طرح یہ ایک اور نہر ہوگی۔

—— جنوبی امریکہ کے بعض غیر آباد علاقوں میں مدت تک کسی انسان کا گذر نہیں ہوتا۔ ان علاقوں میں بعض مقامات پر لکڑی کی صلیبیں کھڑی کی گئی ہیں۔ جن کے ساتھ ایک تھیلی لٹکی رہتی ہے۔ جس میں نقدی پڑی ہوتی ہے٭

٭ اس تھیلی پر لکھا ہوا ہے۔ کہ اگر کوئی بھٹکا مسافر ادھر آ نکلے۔ اور اسے نقدی کی ضرورت ہو۔ تو وہ اس تھیلی میں سے حسب ضرورت نقدی بے شک لے لے۔ اگر ضرورت نہ ہو۔ تو کسی دوسرے ضرورت مند کی خاطر رہنے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دو نظمیں

جو جلسہ سالانہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے تقریر شروع فرمانے سے قبل حضور کا حسب ذیل تازہ کلام ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے ۲۷ و ۲۸ ر دسمبر کو خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا:۔

موت اس کی رہ میں گر تمہیں منظور ہی نہیں
کہہ دو کہ عشق کا ہمیں مقدور ہی نہیں

کیوں جرمِ نقضِ عہد کے ہوں مرتکب جناب
جب آپ عہد کرنے پہ مجبور ہی نہیں

مومن تو جانتے ہی نہیں بُزدلی ہے کیا
اس قوم میں فرار کا دستور ہی نہیں

ڈر کا اثر ہو ان پہ نہ لالچ کا ہو اثر
ہوش آئیں جن کو ایسے یہ مخمور ہی نہیں

دل دے چکے تو ختم ہُوا قصّۂ حساب
معشوق سے حساب کا دستور ہی نہیں

بحرِ فنا میں غوطہ لگانے کی دیر ہے
منزل قریب تر ہے وہ کچھ دُور ہی نہیں

دشمن کی چیرہ دستیوں پہ اے خدا گواہ
ہیں زخم دل بھی سینے کے ناسور ہی نہیں

اس مہرِ نیم روز کو دیکھیں تو کس طرح
آنکھوں میں ظالموں کے اگر نور ہی نہیں

۲۸ ر دسمبر ۱۹۳۸ء

ذرا دل تھام لو اپنا کہ اِک دیوانہ آتا ہے
شرارِ حُسن کا جلتا ہُوا پروانہ آتا ہے

کمالِ جرأتِ انسانیت عاشق دکھاتا ہے
کہ مَیدانِ بلا میں بس وہی مردانہ آتا ہے

نگاہِ لطف میری جستجو میں بڑھتی آتی ہے
ہوں وہ میخوار جس کے پاس خود میخوانہ آتا ہے

مجھے کیا اس سے گر دنیا مجھے فرزانہ کہتی ہے
تمنّا ہے کہ تم کہہ دو مرا دیوانہ آتا ہے

بھڑک اٹھتی ہے پھر شمعِ جہاں کی روشنی یکدم
عدم سے سوئے ہستی جب کوئی پروانہ آتا ہے

میری تو زندگی کٹتی ہے تیری یاد میں پیارے
کبھی تیری زباں پر بھی مرا افسانہ آتا ہے

ہزاروں حسرتیں جل کر فنا ہونے کی رکھتا ہے
ہٹا بھی دیں ذرا فانوس اک پروانہ آتا ہے

خدام الاحمدیہ کے سالانہ جلسہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر

جو ۲۵ ر دسمبر ۱۹۳۸ء کو بعد ظہر مسجد نور میں کافی اجتماع کے سامنے فرمائی

حضور نے فرمایا:۔ کہ قومی ترقی کا تمام تر انحصار نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ اگر کسی قوم کے نوجوان ان روایات کے صحیح طور پر حامل ہوں۔ جو اس قوم میں چلی آتی ہوں۔ تو وہ قوم ایک لمبے عرصہ تک زندہ رہ سکتی ہے۔ لیکن اگر آئندہ پود نکمی ہو۔ تو قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ بلکہ جو ترقی حاصل ہو چکی ہو۔ وہ بھی تنزل سے بدل جاتی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے نظام سلسلہ کی کامل پابندی کی طرف اور ان امور مشقیہ کی طرف نوجوانوں کو توجہ دلائی۔ جن کا خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں ذکر ہے۔ اور نوجوانوں کو نصیحت فرمائی۔ کہ (۱) احمدیت کے متعلق اپنے دلوں میں جذبۂ احترام پیدا کریں۔ (۲) استقلال کا مادہ پیدا کریں۔ (۳) محنت کی عادت ڈالیں۔ (۴) اجتہاد اور قیاسات سے کام لینے سے اجتناب کریں (۵) وسعتِ نظر پیدا کریں اور حالاتِ حاضرہ سے گہری واقفیت حاصل کریں (۶) دیانت کی روح پیدا کی جائے۔ (۷) خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لیا جائے۔ (۸) سچائی کو اختیار کیا جائے۔ (۹) اپنے مقصود کو ہر وقت اپنے سامنے رکھا جائے۔ (۱۰) اپنے آپ کو کام کے نتائج کا ذمہ وار قرار دیا جائے۔ (۱۱) اگر کوئی قصور ہو جائے۔ تو سزا برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں۔ (۱۲) اس امر کو سمجھا جائے۔ کہ جو شخص قوم کے لئے فنا ہوتا ہے۔ وہ فنا نہیں ہوتا اور یہ کہ جب تک قوم زندہ ہے۔ اس وقت تک ہی حقیقی زندگی باقی ہے۔ پس قومی زندگی کے قیام کے مقابلہ میں انفرادی قربانی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ (۱۳) صرف اپنی ہی اصلاح نہ کی جائے۔ بلکہ اپنے ماحول کی بھی اصلاح کی جائے۔ (۱۴) عقل سے کام لیا جائے۔ (۱۵) اطاعت کا مادہ اپنے اندر پیدا کیا جائے۔ (۱۶) ہمیشہ یہ خیال رکھا جائے۔ کہ جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہی بڑھے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ کہ چھوٹے بچوں کی اصلاح کا ابھی تک مجلس خدام الاحمدیہ نے کوئی انتظام نہیں کیا۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ چھوٹے بچوں کی اصلاح کی طرف بھی متوجہ ہوں۔ اور انہیں بھی ان باتوں کی عادت ڈالیں۔ تاکہ بڑے ہو کر وہ سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہو سکیں۔

بالآخر حضور نے دعا فرمائی۔ اور حضرت امیر المؤمنین زندہ باد کے نعروں کے درمیان جلسہ ختم ہُوا۔

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کا روزنامچہ

خواجہ علی حسن معروف بہ حسن نظامی صاحب جو درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مجاورین میں سے ایک مشہور اہل قلم ہستی ہیں۔ ان کا ایک اخبار "منادی" نام سے دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ اس اخبار میں وہ علاوہ دیگر اخباری مضامین کے ایک دو صفحہ پر اپنا روزنامچہ بھی لکھا کرتے ہیں۔ جسمیں عموماً اپنے ذاتی و خانگی حالات کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اسی دستور کے مطابق یکم نومبر ۱۹۳۸ء کے اخبار منادی میں ایک صفحہ پر خواجہ صاحب نے ۲۲ ر اکتوبر سے ۲۹ ر اکتوبر ۱۹۳۸ء تک کا اپنا روزنامچہ شائع کیا ہے۔ اکتوبر میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی جب سندھ۔ بمبئی۔ کراچی۔ حیدر آباد دکن کی سیر کے بعد دہلی واپس تشریف لائے۔ تو خواجہ صاحب نے حضور کی دعوت کی۔ اس دعوت سے خواجہ صاحب پر ان کی مخالف پارٹی نے خواجہ صاحب کو احمدی بتلانا شروع کیا۔ جس کا خواجہ صاحب نے ڈیفنس کرتے ہوئے اور دعوت کے وجوہات بیان کر کے ایک ایسا واقعہ بھی لکھا ہے۔ جو خاندانِ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بزرگی اور فراخدلی و قابلیت پر سچی شہادت ہے۔ اسلیئے میں اسکو بالفاظہٖ ناظرین فاروق کی آگاہی کے لئے نیچے نقل کر دیتا ہوں۔ اسلیئے کہ ہمارے معاندین بھی جان لیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا خاندان کسقدر پاکیزہ خیالات کا حامل ہے۔ جس کی مخالف بھی گواہی دیتے ہیں۔ خواجہ صاحب "منادی" مذکور کے صفحہ ۱۰ پر "روحہ کے سسرال میں" کی بغلی سرخی سے رقمطراز ہیں۔ کہ

"آج میرزا صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ) اور ان کی بہن محترمہ (نواب) مبارکہ بیگم اور ان کی اہلیہ مریم بیگم اور ان کی لڑکی امۃ القیوم روحہ کے سسرال میں گئی تھیں۔ روحہ اور علی بانو (خواجہ صاحب کے متعلقین)

جھوٹے نبی کے قتل سے مراد ہلاکت ہے

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ ر ستمبر ۱۹۳۸ء میں جو فاروق میں شائع ہُوا۔ یہ فرمایا تھا۔ کہ:۔ "یہ معنے نہیں۔ کہ سچا نبی قتل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ جھوٹا ضرور قتل کیا جاتا ہے"۔ اس کے متعلق ایک دوست کے استفسار کے جواب میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "جھوٹا نبی ضرور قتل ہوتا ہے سے مراد جیسا کہ ہمارے خطبہ کے پہلے حصوں میں آچکا ہے۔ ہلاک ہونے کے ہیں۔ نہ کہ تلوار سے مارا جانے کے"۔ پس احباب متذکرۃ الصدر عبارت کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تشریح کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں اور یہ سمجھ لیں۔ کہ جھوٹے نبی کے قتل سے مراد محض اسکا ہلاک ہونا ہے۔ تلوار سے اسکا مارا جانا ضروری

بھی ان کے ملنے کے لئے میرے ہاں سے گئی تھیں۔ روحہ نے کہا کہ میرزا صاحب کی بہن رشتوں اور قرابتوں کی حافظہ ہیں۔ میں (حسن نظامی) نے روحہ سے پوچھا۔ کہ تم سے یا علی بانو سے میرزا صاحب کی بہن یا بیوی نے اپنے قادیانی عقائد کی باتیں تو نہیں کیں۔ روحہ نے کہا۔ بالکل نہیں۔ بلکہ ہم نے جب میرزا صاحب کی بیوی سے کہا۔ جبکہ وہ دعوت میں ہمارے گھر آئی تھیں۔ کہ درگاہ میں قوالی ہو رہی ہے۔ تو انہوں نے حیران ہو کر کہا۔ کہ قوالی کیا ہوتی ہے۔ ہم لوگ گانا نہیں سنتے۔ اور ریڈیو میں بھی جب گانا ہوتا ہے۔ تو بند کر دیتے ہیں۔ ..... میں نے روحہ سے کہا۔ کہ دیکھو یہ بھی یاد رکھو۔ کہ مرزا صاحب کی عورتوں نے جو اپنے عقائد کی باتیں تم سے نہیں کیں۔ یہ بڑی تمیز داری کی بات ہے۔ تم بھی دوسری عورتوں کے عقائد میں دخل دینے کا کبھی خیال نہ کرنا"۔ بلفظہٖ۔